بدترین مخلوق

تالیف:
محمد احمد فاطمی

غالی

بدترین مخلوق

مولف: محمد احمد فاطمی

نام کتاب: غالی بدترین مخلوق

موضوع: غالیوں اور دیگر گمراہ گروہوں کا رد

مولف: محمد احمد فاطمی

قیمت: یہ کتاب مفادِ عامہ کے لیے مفت شائع کی جا رہی ہے

ناشر: قلم کارانِ سربکف پبلیکیشنز پاکستان

رابطہ نمبرز: 03482985012-03131814050-03162446927

۱۴۰۰ سال سے غلات اور دیگر فتنوں کے مقابل

حقیقی مکتبِ قرآن و اہلبیتؑ کی بقا کے لیے جدوجہد کرنے اور

قربانیاں پیش کرنے والے سربازانِ حق و شہدائے اسلامِ ناب کے نام

فہرست

پیشِ لفظ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "اے علی میری امت میں تیری مثال عیسیٰ بن مریمؑ کی ہے، انکی قوم انکے حوالے سے تین گروہوں میں بٹ گئی، ایک گروہ مومن تھا اور یہ انکے حواری تھے، دوسرا گروہ انکا دشمن تھا، جو کہ یہودی تھے۔ تیسرا گروہ وہ تھا، جنہوں نے انکے بارے میں غلو کیا اور ایمان کی حدود سے خارج ہو گئے۔

میری امت تیرے بارے میں تین گروہوں میں تقسیم ہو گی۔ ایک گروہ تمہارا شیعہ ہو گا اور یہ مومنین ہونگے، دوسرا گروہ تمہارا دشمن ہو گا اور یہ شک کرنیوالے ہونگے، تیسرا گروہ تمہارے بارے میں غلو کرنیوالا ہو گا اور یہ منکرین کا گروہ ہو گا۔ اے علی! جنت میں آپ اور آپکے شیعہ جائینگے اور جہنم تمہارے دشمنوں اور غلو کرنیوالوں کا ٹھکانہ ہو گی۔"

امام صادقؑ نے فرمایا: اگر غلو کرنے والا ہماری طرف رجوع کرے تو اس کو ہر گز قبول نہیں کریں گے لیکن اگر ہماری شان کم کرنے والا اگر ہم سے (توبہ کے بعد) ملحق ہونا چاہے تو اس کو قبول کر لیں گے۔ سائل نے سوال کیا فرزند رسول ﷺ اسکی وضاحت فرمادیں

آپ نے فرمایا: اس لئے کہ غلو کرنے والا نماز و روزہ و حج و زکوۃ کے ترک کی عادت ڈال چکا ہے لہٰذا وہ اس عادت کو چھوڑ نہیں سکتا اور خدا کی بندگی و اطاعت کی طرف کبھی بھی پلٹ کر نہیں آسکتا، لیکن مقصر (کمی کرنے والا) جب حقیقت کو درک کر لے گا تو عمل و اطاعت کو انجام دے گا۔

غلو کا لغوی معنی:

الغُلُوُّ کا معنی کسی چیز کے حد سے تجاوز کرنے کے ہیں، اگر یہ تجاوز کسی کی قدر و منزلت اور فضلیت کے متعلق ہو تو اسے غُلُوُّ کہا جاتا ہے اور اگر اشیاء کے نرخ اور قیمت کے بارے میں ہو تو اسے غلاء (مہنگائی) کا نام دیا جاتا ہے اور اگر تیر اپنی حدود سے تجاوز کر جائے تو غُلُوُّ کہتے ہیں۔ ابلنے اور جوش کھانے کو غلیان اور غیر معمولی سرکش حیوان کو غلواء کہتے ہیں، ان تمام معنوں کے لئے فعل کا ایک ہی مادہ استعمال ہوتا ہے۔[1] بعض لوگوں نے کہا: "فلاں شخص نے اس امر میں غلو کیا" یعنی وہ حد سے گذر گیا اور تفریط سے کام لیا۔ اصطلاح میں اس کی کوئی جامع و مکمل تعریف دستیاب نہ ہو سکی، لیکن علماء کے نظریات و تعریف کی روشنی میں جو کہہ سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ: کچھ افراد کے سلسلہ میں قصد و ارادہ کے ساتھ حد سے بڑھ جانا یا ان کو ان کی حیثیت سے زیادہ مرتبہ دینا۔

بعض اہل علم کی رائے ہے کہ غلو، افراط و تفریط دونوں طرفوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ بعض دوسرے افراد غلو کو فقط افراط کے معنی میں منحصر سمجھتے ہیں اور اس کے مقابلے پر تقصیر استعمال کرتے ہیں۔[2]

اصطلاحی معنی:

شرعی اعتبار سے انبیاءؑ، آئمہؑ اور اولیاء کرامؒ کے مقام و مرتبے میں مبالغہ کرنا، اس طرح کہ انہیں الوہیت اور ربوبیت کے مقام پر پہنچا دینا یا انہیں معبودیت، خلق اور رزق وغیرہ میں اللہ تعالیٰ کا اس طرح شریک قرار دینا کہ ضروریات دین کا انکار لازم آئے۔[3]

---

[1] الصحاح: ج ۴، ص ۲۴۴۸-۲۴۴۹، تاج العروس، ج ۱۰، ص ۲۶۹-۲۷۰ مفردات القرآن: ج ۲، ص ۷۶۳

[2] التفسیر الکبیر، ج ۱۲، ص ۶۲، لسان العرب، ج ۷، ص ۳۶۸، فیروز آبادی، قاموس المحیط، ج ۲

[3] ابوالحسن اصفہانی، صراط النجاۃ، ج ۱، ص ۷۷، خمینی، تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۱۸، جعفر سبحانی، کلیات فی علم الرجال، ص ۴۰۹

غلو کی علامات:

غالیوں کے نمایاں عقائد اور غلو کی نشانیاں یہ ہیں:

1۔رسول اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ یا دوسرے اولیاء الٰہی کے متعلق الوہیت کا عقیدہ رکھنا۔

2۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ کائنات کا انتظام وانصرام یا تدبیر مطلق طور پر رسول خدا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، امیر المومنین علی اور آئمہ اہل بیت علیہم السلام یا کسی اور فرد کے سپرد کی گئی ہے۔

3۔امیر المومنین علی اور آئمہ علیہم السلام یا کسی اور شخص کی نبوت کا نظریہ رکھنا۔

4۔ کسی فرد کا علم غیب سے ذاتی طور پر آگاہ ہونا، بغیر اس کے کہ اسے وحی یا الہام ہو، اس بات کا عقیدہ رکھنا۔

5۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ اہل بیتؑ کی محبت اور عزاداری عبادت الہیٰ اور فرائض الہی کی انجام دہی سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

6۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ اہل بیتؑ کی ولادت نہیں ہوتی اور ان کے اسمائے مقدسہ کے ساتھ جل جلالہ لکھنا

7۔ عصر حاضر میں ان مندرجہ بالا عقائد باطلہ کے ہمراہ ایک عمل فاسد مزید شامل ہو گیا ہے اور وہ علمائے حقہ، مراجعینِ کرام اور ولی فقیہ کی دانستہ توہین کرنا اور کروانا۔

قرآن میں غلو کا معنیٰ: ۔ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقٰھَآ اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَۃٌ ط اِنْتَھُوْا خَیْرًالَّکُمْ ط اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ط سُبْحٰنَہٗٓ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ وَ لَدٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلاً۔[4]

"اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو سے کام نہ لو اور اللہ کے بارے میں حق بات کے سوا کچھ نہ کہو، بے شک مسیح عیسیٰ بن مریم تو اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں، جو اللہ نے مریم تک پہنچادیا اور اس کی طرف سے وہ ایک روح ہیں۔ لہٰذا اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ اور یہ نہ کہو کہ تین ہیں، اس سے باز آجاؤ، اس میں تمہاری بہتری ہے۔ یقیناً اللہ تو بس ایک ہی معبود ہے، اس کی ذات اس سے پاک ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو۔ آسمانوں اور زمین میں موجود ساری چیزیں اسی کی ہیں اور کارسازی کے لیے اللہ ہی کافی ہے۔"

‘‘قُلْ یٰٓاَ ھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ غَیْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَھْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَ اَ ضَلُّوْا کَثِیْرًا وَّ ضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ’’[5]

"اے رسول ﷺ! کہہ دو کہ اے اہل کتاب اپنے دین میں حد سے تجاوز نہ کرو اور اس قوم کی خواہشات کی پیروی نہ کرو، جو پہلے گمراہ ہو چکی ہے اور بہت سے لوگوں کو بھی گمراہ کر چکی اور سیدھے راستہ سے بھٹک چکی ہے۔"

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَا لْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ’’[6]

"حقیقت میں وہ لوگ کافر ہو گئے، جنہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم اللہ ہے۔"

---

[4] سورۃ النساء، آیت ۱۷۱

[5] سورۃ مائدہ ۷۷

[6] سورۃ مائدہ، ۷۲

افسوسناک طور پر غلو جیسا باطل اور انحرافی عقیدہ مسلمانوں میں بھی سرایت کر گیا۔ جس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے تنبیہ فرمائی تھی

1۔ "حد سے زیادہ میری مدح وستائش نہ کرو، جیسا کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی مدح وستائش میں افراط سے کام لیا ہے، میرے بارے میں کہو کہ میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔"[7]

آئمہ اہل بیت علیہم السلام نے غالیوں کے بارے شدید ترین موقف اختیار کیا ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے تو یہ بے جا نہ ہو گا کہ اہل بیت علیہم السلام نے جس طرح غلو کے مسئلہ میں غالیوں کی مذمت کی ہے ایسی کسی اور مسئلہ میں مذمت نہیں کی۔ پوری قوت وشدت کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا اور اس خطرناک بیماری کا متعدد انواع و مختلف طریقوں کے ساتھ علاج کیا ہے۔

اور اس اہتمام کی وجہ یہ ہے کہ سیاسی حکمرانوں نے غالیوں کو شیعہ کی صفوں میں داخل کیا تاکہ پوری امت کو یہ بیان کریں کہ شیعہ اپنے آئمہؑ کو خدا مانتے ہیں لہذا ان کا خون جائز ہے، ان کا مال، جان، عزت وآبرو مباح ہے اور تاریخ میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ اسی وجہ سے اہل بیت علیہم السلام نے اپنی احادیث اور مختلف انداز کے ذریعہ غالیوں اور ان کے عقائد کی بھرپور مذمت کر کے پورے عالم اسلام کو بتادیا کہ اس قسم کے عقائد رکھنے والوں کا مذھب جعفری سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ لوگ ہماری صفوں میں داخل کر دئے گئے ہیں تاکہ شیعہ مذہب کو بدنام کریں اور انکے صفحہ ہستی سے مٹ جانے کا موجب بنیں اور آج کے اس جدید دور میں شیعہ کے خلاف جو فتوی بازی کا بازار گرم ہے یہ ہماری بات کی بہترین دلیل ہے۔

یہی وہ اسباب تھے کہ آئمہ علیہم السلام غالیوں سے علی الاعلان برائت کا اظہار کریں اور ان پر کھلم کھلا لعن وطعن کریں اور ان کے کفر کا واضح حکم لگائیں اور آئمہؑ نے اپنے ماننے والوں کو حکم دیا کہ کسی حالت میں ان کے ساتھ نہ

---

[7] صحیح البخاری، باب المناقب

بیٹھیں، ان کی باتوں کی طرف کان نہ دھریں اور اس قسم کے عقائد رکھنے والوں کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات ختم کر دیں۔ ہم یہاں روایات کی چند اصناف کو بیان کر رہے ہیں کہ آئمہ ؑ نے مختلف تعبیروں اور مختلف انداز سے غالیوں کا کس طرح مقابلہ کیا ہے۔

غالیوں کی رد میں احادیث:

۱۔عن فضیل بن یسار ''قال الصادق علیہ السلام ''احذرو علی شبابکم الغلاۃ لایفسدونھم فان الغلاۃ شر خلق اللہ یصغرون اللہ ویدعون الربوبیۃ لعباداللہ واللہ ان الغلاۃ شر من الیھود والنصاری والمجوس والذین اشرکوا ثم قال علیہ السلام الینا یرجع الغالی فلا نقبلہ وبنا یلحق المقصر فنقبلہ فقیل لہ کیف ذلک یا رسول اللہ ؟ قال لان الغالی قد اعتاد ترک الصلاۃ والزکاۃ والصیام والحج فلا یقدر علی ترک عادتہ وعلی الرجوع الی طاعۃ اللہ عزوجل ابداوان المقصر اذا عرف عمل و اطاع۔[8]

امام صادق ؑ نے فرمایا''اپنے جوانوں کو غالیوں سے بچاؤ کہ وہ انہیں فاسد العقیدہ نہ بنا دیں کیونکہ غالی خدا کی بدترین مخلوق ہے جو خدا کو چھوٹا سمجھتی ہے اور خدا کے بندوں کو رب کہتے ہیں۔ خدا کی قسم غالی، یہودیوں، نصاری، مجوس و مشرکوں سے بدتر ہیں۔ پھر امام ؑ نے فرمایا، غالی ہماری طرف پلٹے گا مگر ہم اسے قبول نہیں کریں گے اور مقصر بھی ہم سے ملحق ہو گا پس ہم اسے قبول کر لیں گے۔ کسی نے امام ؑ سے کہا۔ اے فرزند رسول ؐ یہ کیسے ہو گا؟

امام علیہ السلام نے فرمایا کیونکہ نماز نہ پڑھنا، زکات ادا نہ کرنا، روزہ و حج کو چھوڑ دینا یہ غالی کی عادت بن چکی ہے اور اب وہ اپنی عادت کو چھوڑنے کی طاقت نہیں رکھتا اور کبھی بھی اطاعت خدا کے راستے کی طرف پلٹنے کی طاقت نہیں رکھتا اور مقصر کو اپنی تقصیر کا علم ہو جائے تو اس پر عمل بھی کرے گا اور اطاعت خدا بھی کریگا۔''

[8] ترتیب الامالی: ج۔۳ص:۵۷، امالی الطوسی مجلس ۳۳

۲۔عن الاصبغ بن نباتۃقال امیرالمؤمنین علیہ السلام "اللھم انی بریء من الغلاۃ کبراءۃ عیسی بن مریم من النصاری اللھم اخذلھم ابداولاتنصرمنھم احدا"

اصبغ بن نباتہ نے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا"میں غالیوں سے ایسے بیزار ہوں جیسے عیسی بن مریم نصاری سے بیزار تھے۔اے اللہ تو ہمیشہ انہیں ذلیل ورسوا کر اور ان میں کسی کی مدد نہ کر۔"[9]

۳۔عن مسعدۃ بن صدقۃ قال حدثنی جعفر بن محمد عن ابیہ علیھما السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ "صنفان لاتنالھما شفاعتی سلطان غشوم عسوف غال فی الدین مارق منہ غیر تائب"۔[10]

امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد گرامی سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ "دو قسم کے گروہ ایسے ہیں جنکو میری شفاعت نہیں پہنچ سکتی۔ایک ایسا بادشاہ جو دوسروں کو بے وقوف بنا کر جو ہاتھ لگے لے لے،متشدد و ظالم ۔دوسرا دین میں غلو کرنے والا،دین سے الگ ہو جانے والا،توبہ نہ کرنے والا۔"

۴۔عن ابی عبداللہ الصادق یقول"لعن اللہ المغیرۃ بن سعید انہ کان یکذب علی ابی فاذاقہ اللہ حرالحدید لعن اللہ من قال فینا مالا نقولہ فی انفسنا ولعن اللہ من ازالنا عن العبودیۃ للہ الذی خلقنا والیہ مآبناومعادنا"[11]

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں"اللہ مغیرہ بن سعید پر لعنت کرے اس نے میرے والد گرامی پر جھوٹی تہمت لگائی۔خدا نے اس کو لوہے کی گرمی کا مزہ چکھایا،خدا ہر اس پر لعنت کرے جس نے ہمارے بارے وہ کچھ کہا جو ہم

---

[9] ترتیب الامالی:ج۔۳۔ص:۵۸،امالی الطوسی مجلس ۳۳
[10] قرب الاسناد:ص۔۶۴
[11] اختیار معرفۃ الرجال المعروف رجال کشی:ج۔۲،ص:۵۹۰

اپنے بارے نہیں کہتے اور خدا لعنت کرے اس پر جس نے ہمیں مقام عبودیت سے دور کر دیا اسی اللہ نے ہمیں خلق کیا ہے۔ اسی کی طرف ہماری بازگشت ہے اور اسی کے پاس ہمارا اٹھ کانا ہے۔

۵۔قال ابو الحسن الرضاعلیہ السلام کان بنان یکذب علی علی بن الحسین علیھما السلام فاذاقہ اللہ حراالحدید وکان المغیرۃبن سعید یکذب علی ابی جعفر علیہ السلام فاذاقہ اللہ حراالحدید وکان محمد بن بشیر یکذب علی ابی الحسن موسی علیہ السلام فاذاقہ اللہ حراالحدید والذی یکذب علی محمد بن فرات''۔[12]

امام رضاعلیہ السلام فرماتے ہیں''بنان امام زین العابدینؑ پر جھوٹ بولتا تھا پس خدا نے اسے لوہے کی گرمی کا مزہ چکھایا ہے۔ مغیرہ بن سعید میرے والد امام محمد باقرؑ پر جھوٹ بولتا تھا پس خدا نے اسے لوہے کی گرمی کا مزہ چکھایا، محمد بن بشیر میرے والد امام موسی کاظمؑ پر جھوٹ بولتا تھا پس خدا نے اسے گرمی کا مزہ چکھایا اور جو مجھ پر جھوٹ بولتا ہے وہ محمد بن فرات ہے۔''

۶۔عن یونس قال لی ابوالحسن الرضا علیہ السلام'' یا یونس اما تری الی محمد بن الفرات مایکذب علی ؟فقلت ابعدہ اللہ واسحقہ واشقاہ فقال قد فعل اللہ ذلک بہ اذاقہ اللہ حرالحدید کما اذاق من کان قبلہ ممن کذب علینا یا یونس انما قلت ذلک لتحذر عنہ اصحابی وتامرھم بالعنہ وابراءۃ منہ فان اللہ بریء منہ ''[13]

یونس کہتا ہے مجھے امام رضاعلیہ السلام نے فرمایا اے یونس کیا تو محمد بن فرات اور اس کے مجھ پر بولے گئے جھوٹ کو نہیں دیکھتا؟ میں نے کہا خدا اس کو دور کرے اور اس کو ہلاک کرے اور تنگی اور پریشانی میں مبتلا کرے۔ پس امامؑ نے فرمایا خدا نے یہ سب کچھ اس کے ساتھ کیا ہے خدا اس کو لوہے کی گرمی کا مزہ چکھائے جیسے اس سے پہلے ہم پر جھوٹ بولنے والوں کے ساتھ کیا ہے۔''

---

[12] اختیار معرفۃ الرجال:ج۔۲،ص:۵۹۱
[13] اختیار الرجال:ج۔۲،ص:۸۲۹

۷۔حنان بن سدیر کہتا ہے۱۳۸ہجری کی بات ہے کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں تھا میسر بھی امامؑ کے پاس تھا میسر بیاع الزطی نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں تعجب ہے مجھے ایک قوم پر جو ہمارے ساتھ اس مقام پر آتے تھے ان کے آثار مٹ گئے،ان کی عمریں فنا ہو گئیں۔امامؑ نے کہا کون لوگ تھے؟میں نے کہا ابولخطاب اور اس کے اصحاب امامؑ ٹیک لگا کر تشریف فرماتے تھے اپنی انگشت مبارک کو آسمان کیا طرف بلند کیا اور فرمایا: ''علیٰ ابی الخطاب لعن اللہ والملائکۃ والناس اجمعین فاشھد باللہ انہ کافر فاسق مشرک وانہ یحشر مع فرعون فی اشد العذاب غدواوعشیا''[14]

امام علیہ السلام نے فرمایا'' ابو خطاب کے اوپر اللہ،اس کے ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہو میں خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں وہ کافر فاسق،مشرک تھا وہ صبح شام سخت ترین عذاب کی حالت میں فرعون کے ساتھ محشور ہو گا۔''

۸۔عن ابی الحسن علی بن موسی الرضا علیہ السلا م قال''من قال بالتشبیہ واالجبر فھو کافر ومشرک ونحن منہ براء فی الدنیا والاخرۃ یا ابن خالد انما وضع الاخبار عنا فی التشبیہ والجبر الغلاۃ الذین صغرواعظمۃ اللہ تعالی فمن احبھم فقد ابغضنا ومن ابغضھم فقد احبنا ومن والا ھم فقد عادانا ومن عاداھم فقد والانا ومن وصلھم فقد قطعنا ومن قطعھم فقد وصلنا ومن جفاھم فقد برّنا ومن برّھم فقد جفانا ومن اکرمھم فقد اھاننا ومن اھانھم فقداکرمنا ومن قبلھم فقد ردنا ومن ردھم فقد قبلنا ومن احسن الیھم فقد اساء الینا ومن اساء الیھم فقد احسن الینا ومن صدقھم کذبنا ومن کذبھم فقد صدقنا ومن اعطاھم فقد حرمنا ومن حرمھم فقد اعطانا ۔یابن خالد من کان من شیعتنا فلا یتخذن منھم ولیا ولانصیرا''[15]

---

[14] اختیار معرفۃ الرجال:ج۔۲،ص:۵۸۴

[15] عیون اخبار الرضا:ج،۸،ص:۱۳۰

امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں "جس نے خدا کو کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دی اور جبر کے عقیدے کو اختیار کیا وہ کافر و مشرک ہے ہم دنیا و آخرت میں اس سے بری ہیں۔ اے ابن خالد! غالی جنھوں نے اللہ کی عظمت کو چھوٹا کیا انہوں نے تشبیہ اور جبر کے عقیدے کے بارے میں ہماری طرف جھوٹی احادیث کو منسوب کیا پس جس نے غالیوں سے محبت کی اس نے ہم سے بغض رکھا جس نے غالیوں سے بغض رکھا اس نے ہم سے محبت کی۔ جس نے غالیوں سے دوستی کی اس نے ہم سے دشمنی کی اور جس نے غالیوں سے دشمنی کی اس نے ہم سے دوستی کی۔ جس نے ان سے صلہ رحمی کی اس نے ہم سے قطع رحمی کی، جس نے ان سے قطع تعلقی کی اس نے ہم سے صلہ رحمی کی۔ جس نے ان سے بے رحمی کی اس نے ہم سے نیکی کی اور جس نے ان سے نیک سلوک کیا اس نے ہم سے بے رحمی کی، جس نے غالیوں کی عزت و تکریم کی اس نے ہماری توہین کی اور جس نے ان کی توہین کی اس نے ہماری عزت و تکریم کی، جس نے انہیں قبول کیا اس نے ہمیں ٹھکرا دیا اور جس نے انہیں ٹھکرا دیا اس نے ہمیں قبول کر لیا۔ جس نے ان کے ساتھ بھلائی کی اس نے ہمارے ساتھ برائی کی اور جس نے ان کے ساتھ برائی کی اس نے ہمارے ساتھ بھلائی کی۔ جس نے ان کو سچا کہا اس نے ہمیں جھوٹا کہا اور جس ان کو جھوٹا کہا اس نے ہمیں سچا کہا ۔ جس نے غالیوں کو عطا کیا اس نے ہمیں محروم رکھا اور جس ان کو محروم رکھا اس نے ہمیں عطا کیا۔ اے ابن خالد جو ہمارا شیعہ ہے وہ غالیوں کو اپنا دوست و مددگار نہ بنائے۔

۹۔عن ابی هاشم الجعفری قال سالت اباالحسن الرضا علیہ السلام عن الغلاة والمفوضة فقال الغلاة کفار و المفوضة مشرکون من جالسهم او خالطهم او آکلهم اوشاربهم او واصلهم او زوجهم او تزوج منهم او ائتمنهم علی امانة او صدق حدیثهم اواعانهم بشطرکلمة خرج ولایة الله عزوجل وولایة رسول الله صلی الله علیه والہ ولایتنا اہل بیت "[16]

ابوہاشم جعفری کہتا ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے غالیوں اور مفوضہ کے بارے سوال کیا تو امامؑ نے فرمایا غالی کفار ہیں اور مفوضہ مشرک ہیں۔ جو ان کے ساتھ بیٹھا اور ان کے ساتھ محبت کی، ان کے ساتھ مل کر کھایا پیا، ان کے

---

[16] عیون اخبار الرضا: ج۔۲، ص:۲۱۹

ساتھ تعلقات رکھے یا انہیں اپنی عورتیں نکاح میں دیں، ان سے شادی کی، ان کا امین بنا، ان کو امانت پر امین بنایا یا ان کی بات کی تصدیق کی یا آدھے کلمے کے ساتھ ان کی مدد کی تو وہ خدا اور سولؑ اور ہم اہل بیتؑ کی ولایت سے باہر ہو گیا۔

۱۰۔قال ابو عبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام ''ادنی مایخرج بہ الرجل من الایمان ان یجلس الی غال فیستمع الی حدیثہ ویصدقہ علی قولہ ان ابی حدثنی عن ابیہ عن جدہ علیہم السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ قال صنفان من امتی لا نصیب لھما فی الاسلام الغلاۃ والقدریۃ ''[17]

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کم سے کم تر چیز جس کے ذریعہ کوئی مرد ایمان کے دائرے سے نکل جاتا ہے وہ یہ ہے کہ کسی غالی کی مجلس میں بیٹھے اور اس کی بات کو غور سے سنے اور پھر اس کی گفتگو کی تصدیق کرے۔ میرے والد نے اپنے والد گرامی سے انہوں نے اپنے جد امجد سے روایت بیان کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا میری امت میں سے دو قسم کے لوگوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔(یعنی مسلمان نہیں ہیں) غالی اور قدریہ۔

۱۱۔عن ابی عمیر المفضل بن مزیدقال''قال ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام وذکر اصحاب ابی الخطاب،الغلاۃ فقال لی یا مفضل لاتقاعدوھم ولاتواکلوھم تشاربوھم ولاتصافحوھم ولاتؤاثروھم ''[18]

ابن عمیر مفضل بن مزید نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ امام صادقؑ نے اصحاب ابی خطاب وغالیوں کا ذکر کیا تو مجھ سے فرمایا اے مفضل غالیوں کو اپنے پاس مت بٹھاؤ، ان کو اپنے ساتھ مت کھلاؤ پلاؤ، ان کے ساتھ مصافحہ نہ کرو اور ان کو اپنے اوپر ترجیح مت دو۔

---

[17] الخصال للصدوق:ج۔۱،ص:۷۲

[18] اختیار معرفۃ الرجال المعروف برجال کشی:ج۔۲،ص:۵۸۶

۱۲۔عبد اللہ بن شریک نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ عنزہ قبیلے کی ایک عورت (ام عمرو) کے پاس امام علیؑ تھے کہ قنبر امیر المؤمنینؑ کے پاس آیا اور کہا مولا دس افراد آپ کے دروازے پر کھڑے ہیں جو آپ کو رب کہتے ہیں۔ امامؑ نے فرمایا ان کو اندر لے آؤ۔ قنبر کہتا ہے وہ دس افراد اندر آئے۔ امامؑ نے ان کو کہا تم کیا کہتے ہو؟ تو انہوں نے کہا آپ ہمارے رب ہیں۔ آپ ہی نے ہمیں خلق کیا ہے اور ہمیں رزق دیتے ہیں۔ تو امام علیہ السلام نے فرمایا تمہاری بربادی ہو ایسا نہ کرو میں تمہاری طرح خدا کی ایک مخلوق ہوں تو انہوں نے اپنے اندر سے اس عقیدے کو اکھاڑنے سے انکار کر دیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: تمہاری بربادی ہو میرا اور تمہارا رب اللہ ہے۔ تمہاری بربادی ہو توبہ کرو اور واپس صحیح عقیدے پہ آجاؤ۔ انہوں نے کہا ہم اپنے نظریے کو نہیں چھوڑتے۔ آپ ہی ہمارے رب ہیں۔ ہمیں رزق دیتے ہیں اور آپ ہی نے ہمیں خلق کیا ہے۔ امامؑ نے فرمایا اے قنبر کچھ مزدور لے آؤ۔ قنبر گیا اور دس افراد کو لے کر آیا۔ امامؑ نے انہیں حکم دیا کے گڑھا کھودو جب انہوں نے ایک معین حد تک گڑھا کھود لیا تو امامؑ نے انہیں حکم دیا کہ لکڑیاں ڈالو اور آگ روشن کرو۔ جب آگ روشن ہو گئی اور آگ کے شعلے بھڑکنے لگے تو امامؑ نے فرمایا تمہاری بربادی ہو توبہ کر لو اور واپس آجاؤ اپنے صحیح عقیدے پر۔ مگر انہوں نے انکار کیا اور کہا ہم اپنے نظریے سے نہیں ہٹتے۔ امامؑ نے پہلے چند کو آگ میں پھینکا اور پھر باقیوں کو آگ میں ڈال دیا۔[19]

۱۳۔احمد بن شاذان نے اپنی اسناد سے امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے آباءواجداد سے اور انہوں نے علیؑ سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "اے علی میری امت میں تیری مثال عیسیٰ بن مریمؑ کی ہے، ان کی قوم ان کے حوالے سے تین گروہوں میں بٹ گئی، ایک گروہ مومن تھا اور یہ ان کے حواری تھے، دوسرا گروہ ان کا دشمن تھا، جو کہ یہودی تھے۔ تیسرا گروہ وہ تھا، جنہوں نے ان کے بارے میں غلو کیا اور ایمان کی حدود سے خارج ہو گئے۔ میری امت تیرے بارے میں تین گروہوں میں تقسیم ہو گی۔ ایک گروہ تمہارا شیعہ ہو گا اور یہ مومنین ہوں گے، دوسرا گروہ تمہارا دشمن ہو گا اور یہ شک کرنے والے ہوں گے، تیسرا گروہ

---

[19] اختیار معرفۃ الرجال: ج۔۲، ص:۵۹۶

تمہارے بارے میں غلو کرنے والا ہو گا اور یہ منکرین کا گروہ ہو گا۔ اے علی! جنت میں آپ اور آپ کے شیعہ جائیں گے اور جہنم تمہارے دشمنوں اور غلو کرنے والوں کا ٹھکانہ ہو گی۔"[20]

۱۴۔ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہے: "میرے بارے میں دو قسم کے افراد ہلاک ہوں گے، ایک غالی محب اور دوسرا دشمن جفاکار۔"[21]

۱۵۔ ابن نباتہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: "خدایا! میں غلو کرنے والوں سے ایسے بیزار اور بری ہوں، جس طرح عیسیٰ بن مریم عیسائیوں سے بری اور بیزار تھے۔ اے اللہ ان (غالیوں کو) ہمیشہ ذلیل و رسوا فرما اور ان میں سے کسی کی بھی نصرت نہ فرما۔"[22]

۱۶۔ آپؑ نے ایک اور مقام پر فرمایا: "ہمارے بارے میں غلو سے پرہیز کرو، کہو کہ ہم پروردگار کے بندے ہیں، اس کے بعد ہماری فضلیت میں جو چاہو کہو۔"[23]

۱۷۔ امام صادقؑ سے روایت ہے کہ یہودی علماء میں سے ایک شخص امیر المومنینؑ کے پاس آیا اور کہا اے امیر المومنین! آپ کا خدا کب سے ہے۔؟ آپؑ نے فرمایا: "تیری ماں تیرے غم میں روئے میرا خدا کب نہیں تھا؟ جو یہ کہا جائے کہ کب سے تھا، میرا خدا کب سے پہلے تھا، جب کب نہ تھا اور بعد کے بعد بھی رہے گا، جب بعد نہ ہو گا، اس کی کوئی غایت نہیں اور اس کی غایت وانتہاء کی حد نہیں، حد انتہا اس پر ختم ہے، وہ ہر انتہا کی انتہا ہے۔"

---

[20] بحار، ج ۲۵، ص ۲۶۶۔ ۲۶۵ ابن شاذان، ایضاح دفائن النواصب، ص ۳۳

[21] بحار، ج، ۲۵، ص ۲۸۵، مناقب ابن شہر آشوب، ج، ا، ص ۲۶۴

[22] امالی شیخ طوسی، ص ۶۵۴، بحار ج ۲۵، ص ۲۶۶، مناقب ابن شہر آشوب، ج، ا، ص ۲۶۳

[23] بحار، ج، ۲۵، ص، ۲۷۰، خصال، ج ۲، ص ۶۱۴

اس نے کہا: اے امیر المومنین کیا آپ نبی ہیں۔؟ آپؑ نے فرمایا: "وائے ہو تم پر! میں تو محمدؐ کے غلاموں میں ایک غلام ہوں۔"[24]

۱۸۔ سبائیہ فرقے کے سربراہ کے حالات میں ہے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ خیال کیا کہ امیر المومنین علیؑ خدا ہیں اور مقام الوھیت رکھتے ہیں، جب حضرت علیؑ تک یہ خبر پہنچی تو آپ نے اس کو بلایا اور اس بارے میں پوچھا تو اس نے واضح طور پر اپنے عقیدے کا اعتراف کیا اور کہا کہ ہاں تو وہ (خدا) ہے، میرے دل میں یہی الہام ہوا ہے کہ تو خدا ہے اور میں تیرا رسول ہوں۔ امیر المومنینؑ نے اسے فرمایا "وائے ہو تم پر! شیطان نے تجھ سے مذاق کیا ہے، تیری ماں تیری میت پر روئے۔ اس سے روگردانی کر اور توبہ کر۔" اس نے قبول نہ کیا۔ حضرت امیرؑ نے اسے زندان میں ڈال دیا اور اسے تین دن کی مہلت دی، تا کہ وہ توبہ کر لے، لیکن اس نے توبہ نہ کی۔ حضرت علیؑ نے اسے آگ میں جلا دیا اور فرمایا "اس پر شیطان مسلط ہو گیا تھا، وہ اس کے پاس آتا تھا اور یہ عقیدے اسے تلقین کرتا تھا۔"[25]

۱۹۔ جنگ جمل کے بعد قوم زط کے بعض افراد جو کہ سبائیہ (عبد اللہ بن سبا کے پیروکار) تھے اور ان کی تعداد ستر تھی، حضرت علیؑ کے پاس آئے، سلام کیا اور اپنی زبان میں آپ سے گفتگو کی، آپ نے انھیں کی زبان میں جواب دیا۔ آپؑ نے انہیں کہا: "جیسا تم کہہ رہے ہو، وہ نہیں ہوں، میں اللہ کا بندہ اور مخلوق ہوں۔" ان لوگوں نے حضرت علیؑ کی بات کا انکار کیا اور ان سے کہا تو ہی خدا ہے۔ آپ نے انہیں کہا: "اگر ان باتوں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ نہیں کرو گے، جو تم نے میرے بارے میں کہی ہیں تو تم سب کو قتل کر دوں گا۔" وہ اپنی باتوں پر ڈٹے رہے اور ہرگز توبہ نہ کی، حضرت علیؑ نے ان کے لیے زمین میں گڑھے کھودنے کا حکم دیا۔ گھڑھے کھودے گئے اور ان کے درمیان سوراخ کر کے انہیں آپس میں ملا دیا گیا، پھر ان افراد کو ان گڑھوں میں ڈالا گیا اور ان گڑھوں کا منہ بند کر دیا گیا، ایک خالی گڑھے میں آگ جلائی گئی۔ دھوئیں اور گھٹن کی وجہ سے وہ سب ہلاک

---

[24] اصول کافی، ج۱، ص۸۹

[25] الکامل: ج۳، ص۱۵۴، تہذیب تاریخ ابن عساکر، ج۷، ص۴۲۸۔ بحار ج۲۵، ص۲۸۶، قاموس الرجال ج۵، ص۴۶۱

ہو گئے۔ البتہ اس واقعے کو ایک اور طرح سے بھی نقل کیا گیا ہے کہ حضرت علیؑ کے حکم کے مطابق گڑھوں میں آگ جلائی گئی اور پھر آپ نے اپنے غلام قنبر کو حکم دیا کہ انہیں پکڑ کر آگ میں ڈالے۔ اس طرح سے وہ سب ہلاک ہو گئے۔[26]

۲۰۔ امام علی زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: ''جو ہم پر جھوٹ باندھے، اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو، میں نے جب عبد اللہ بن سبا کے بارے میں سوچا تو میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے، اس نے بہت بڑا دعویٰ کیا تھا، اسے کیا ہو گیا تھا! اللہ کی اس پر لعنت ہو۔ خدا کی قسم علیؑ اللہ کے صالح بندے اور رسول اللہ کے بھائی تھے، در گاہ احدیت میں انہیں جو مقام و مرتبہ ملا، اس کی وجہ صرف اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت تھی، جس طرح رسول اکرم ﷺ کو عظیم مقام و منزلت سے نہیں نوازا گیا، مگر خدا کی اطاعت کی وجہ سے۔ امام زین العابدینؑ نے ابو خالد کابلی کو امت میں غلو کے بارے میں آگاہ کیا، جس طرح یہود و نصاریٰ نے اپنے دین میں غلو کیا تھا۔ امامؑ نے فرمایا: "یہودی حضرت عزیرؑ سے محبت کرتے تھے، یہاں تک کہ انہوں نے ان کے بارے میں وہ کچھ کہا، جو نہیں کہنا چاہیئے تھا۔ لہذا نہ حضرت عزیرؑ ان سے تھے، نہ وہ حضرت عزیز سے تھے۔ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو دل و جان سے چاہا اور ان کے بارے وہ کچھ کہا، جو ان کے شایان شان نہ تھا۔ لہذا نہ حضرت عیسیٰؑ کا ان سے کوئی تعلق رہا اور نہ ہی ان کا حضرت عیسیٰؑ سے کوئی تعلق رہا اور حقیقت میں ہم بھی اس بدعت کا شکار ہوں گے۔ بہت جلد ہمارے شیعیوں کا ایک گروہ ہم سے محبت کرے گا، یہاں تک کہ وہ ہمارے بارے میں وہی کچھ کہے گا، جو یہودیوں نے حضرت عزیرؑ اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں کہا تھا۔ لہذا یہ لوگ ہم میں سے نہیں ہوں گے اور نہ ہی ہمارا ان سے کوئی تعلق ہو گا۔"[27]

---

[26] رجال کشی: ج ا، ص ۳۲۵، شرح نہج البلاغہ (حدیدی) ج ۵، ص ۵، الوافی ج ۲، ابواب الحدود، ص ۷۰

[27] رجال کشی: ج ا، ص ۳۳۶، منہج المقال ص ۳۵۵

۲۱۔امام محمد باقرؑ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ابو الخطاب[28]، اس کے اصحاب اور اس پر لعنت میں شک کرنے والوں اور اس بارے میں توقف کرنے والوں اور شک کرنے والوں پر لعنت کرے۔۔اے علی! ان پر لعنت کرنے میں کوتاہی نہ کرو، بتحقیق اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی ہے۔" اس کے بعد انہوں نے کہا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے: "جو شخص اس فرد پر لعنت کرنے سے ناراض ہو، جس پر ذات باری تعالیٰ نے لعنت کی ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔" اس نے کہا کہ امام جعفر صادقؑ اپنے زمانے کا خدا ہے اور یہ وہ نہیں جسے وہ محسوس کرتا ہے اور اس سے روایت کرتا ہے، چونکہ اس نے عالم بالا سے اس دنیا میں نزول کیا ہے، اس لیے اس نے آدمی کی شکل اختیار کی ہے۔[29]

۲۲۔زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ بیان یا بنان[30] پر لعنت کرے، بنان (اللہ کی لعنت ہو اس پر) نے میرے باپ پر جھوٹ اور افتراء باندھا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے باپ علی ابن الحسینؑ عبد صالح تھے۔"[31]

امام صادقؑ کے دور میں غلاۃ کا مسئلہ بہت بڑھ گیا تھا، اسی کے پیش نظر امام نے اپنے شاگردوں کے درمیان مختلف علوم کی تعلیم شروع کر دی، آپ کی علمی تحریک آفاقی ہوگئی اور آپ کے شاگردوں اور پیروکاروں کی تعداد میں اضافہ ہوگیا، آپؑ لوگوں کو ان علوم سے آگاہ کرنے لگے، جن سے وہ بالکل جاہل تھے اور جو کچھ اپنے آباء اور رسول اکرم ﷺ سے سینہ بہ سینہ آپ کو ملا تھا، اسے لوگوں کے دلوں میں منتقل کرنے لگے

۲۳۔ کلینی نے سدیر سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام صادقؑ کی خدمت میں عرض کی کہ ایک گروہ ہے، جو اس بات کا عقیدہ رکھتا ہے کہ آپ ہی خدا ہیں اور اس کے ثبوت میں اس آیت: ''ھو الذی فی السماء الہ

---

[28] ابو الخطاب محمد بن مقلاص بن راشد منقری بزار براداجدع اسدی تھا، کوفے کا رہنے والا ایک غالی انسان تھا، اس کے اصحاب اور پیروکاورں کو خطابیہ کہا جاتا ہے۔

[29] بحار، ج،۲۵، ص۳۱۹، کشی ج ۲، ص ۸۱۰۔ ۸۱۱، قاموس الرجال ج۸، ص۴۰۱، فرق الشیعہ ص۱۰۵، ۶۹۔ مقالات الاسلامیین ج،۱، ص۷۷، الفرق المتفرقہ ص ۴۲

[30] بیان بن سمعان تمیمی نہدی غلات کا سرغنہ تھا، اس کے پیروکاروں کو بیانیہ کہا جاتا ہے، اس نے پہلے تو اپنے آپ کو عبد اللہ ابن محمد بن حنفیہ کا جانشین کہا، پھر غلو کیا اور علیؑ کو خدا سمجھا اور تناسخ اور رجعت کا عقیدہ اپنایا

[31] مقیاس الھدایۃ ص۸۹، رجال کشی ج ۲، ص ۵۹۰

وفی الارض الہ''[32] کو ہمارے سامنے تلاوت کرتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: "سدیر! میری سماعت وبصارت، گوشت وپوست اور رواں رواں ان لوگوں سے بیزار ہے اور خدا بھی ان سے بیزار ہے، وہ لوگ میرے اور میرے آباءواجداد کے دین پر نہیں ہیں، خدا کی قسم روز محشر خدا ان لوگوں کو ہمارے ساتھ محشور نہیں کرے گا، مگر یہ کہ وہ لوگ غضب وعذاب الٰہی کا شکار ہوں گے۔"[33]

۲۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی: اے فرزند رسول خداؐ! ایک گروہ ایسا ہے، جو اس بات کا معتقد ہے کہ آپ رسولوں میں سے ہیں اور اس آیت کی تلاوت کرتے ہیں: ''یٰاَیُّهَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا * اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ۔'' ''اے میرے رسولو! پاکیزہ غذائیں کھاؤ اور نیک اعمال انجام دو کہ میں تمہارے نیک اعمال سے خوب باخبر ہوں۔'' آپ نے فرمایا: "اے سدیر! میری سماعت وبصارت، گوشت وپوست اور خون ان لوگوں سے اظہار برات کرتے ہیں، یہ لوگ میرے اور میرے آباءواجداد کے دین پر نہیں، خدا کی قسم روز محشر خدا ان لوگوں کو ہمارے ساتھ محشور نہیں کرے گا، مگر یہ کہ وہ لوگ عذاب وغضب الٰہی کا شکار ہوں گے۔" روای کہتا ہے، میں نے عرض کی: فرزند رسول خدا پھر آپ کیا ہیں۔؟ آپ نے فرمایا: "علم الٰہیٰ کے خزانہ دار، احکام الٰہیٰ کے ترجمان اور معصوم قوم ہیں، اللہ نے ہماری اطاعت کا حکم دیا ہے اور ہماری نافرمانی سے منع کیا ہے، ہم زمین پر بسنے والے اور آسمان کے رہنے والوں کے لیے حجت کامل ہیں۔"[34]

۲۵۔ امام صادقؑ نے ایک غالی شخص کی حقیقت کو اپنے اصحاب کے سامنے واضح کرتے ہوئے فرمایا: ایک گروہ نے ہم پر جھوٹا الزام لگایا تو خدا نے ان کو تلوار کا مزہ چکھایا۔ خدا کی قسم ہم کچھ نہیں، صرف اللہ کے بندے ہیں۔ اس نے ہم کو خلق کیا اور انتخاب کیا، ہم کسی کے فائدہ اور نقصان پر قادر نہیں ہیں، اگر کچھ ہے تو رحمت الٰہیٰ سے ہے، اگر کوئی مستحق عذاب ہے تو اپنی غلطیوں کے سبب ہوگا۔

---

[32] زخرف، آیت ۸۲

[33] مقیاس الہدایۃ، ص۸۹، رجال کشی، ج۲، ص۵۹۴، بحار ج۲۵، ص۲۹۸

[34] اصول کافی، ج۱، ص۲۶۹

خدا کی قسم! خدا پر ہماری کوئی حجت نہیں، ہم مرنے والے ہیں، قبروں میں رہنے والے، محشور کیے جانے والے، واپس بلائے جانے والے، روکے جانے والے اور سوال کیے جانے والے ہیں۔ ان کو کیا ہو گیا ہے، خدا ان پر لعنت کرے، انہوں نے خدا کو اذیت دی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دی اور امیر المومنینؑ و فاطمہ زہراءؑ، حسنؑ، حسینؑ کو اذیت دی ہے۔ آج کل تمہارے درمیان میں ہوں، جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گوشت پوست ہوں، لیکن راتوں کو جب کبھی بستر استراحت پر جاتا ہوں تو خوف و ہراس کے عالم میں سوتا ہوں، وہ لوگ چین و سکون کے ساتھ خواب خرگوش کے مزے لیتے ہیں اور میں خوف و ہراس کی زندگی بسر کر رہا ہوں۔ میں دہشت و جبل کے درمیان لرزہ بر اندام ہوں، میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، جو کچھ میرے بارے میں غالیوں نے کہا: خدا اس پر لعنت کرے، خدا کی قسم اگر وہ لوگ ہمارا امتحان لیتے اور ہم کو اس کا حکم دیتے تو واجب ہے کہ اس کو قبول نہ کریں، آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا کہ وہ لوگ ہم کو خائف و ہراساں پا رہے ہیں۔؟ ہم ان کے خلاف اللہ کی مدد چاہتے ہیں اور ان سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ میں تم سب کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں فرزند رسولؐ خدا ہوں، اگر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی تو اللہ ہم پر رحمت نازل کرے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی تو ہم پر شدید عذاب نازل کرے۔"[35]

۲۶۔ مفضل روای ہیں کہ امام صادقؑ نے ہم سے ابو خطاب کے اصحاب اور غلاۃ کے حوالے سے فرمایا: "اے مفضل! ان کے ساتھ نشست و برخاست نہ کرو، ان کے ساتھ کھانا پینا نہ رکھو، ان سے میل جول نہ رکھو، نہ ان کے وراث بنو اور نہ ان کو اپنا وارث بناؤ۔"[36]

---

35 رجال کشی، ج ۲، ص ۴۹۲، ۴۹۱

36 بحار، ج ۲۵، ص ۲۹۶، تنقیح المقال، ج ۳، باب مقاتل، ص ۲۴۴

۲۷۔قال امیر المؤمنین علیہ السلام ایّاکم و الغلو فینا قولوا انا عبید مربوبون و قولوا فی فضلنا ما شئتم۔

امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: ''خبر دار ہم میں غلو نہ کرنا ہمارے بارے میں یہ عقیدہ رکھو کہ ہم اس کے بندے ہیں وہ ہمارا پالنے والا ہے پھر ہماری فضیلت میں جو چاہو تم کہو۔''[37]

۲۸۔قال الامام الصادق علیہ السلام ان لنا ربّاً یکلأنا باللیل و النہار نعبدہ یا مالک و یا خالق قولوا فینا ما شئتم و اجعلونا مخلوقین۔

امام صادقؑ نے فرمایا: ''ہمارا ایک رب ہے جو رات اور دن ہماری حفاظت کرتا ہے ہم اس کی ہی عبادت کرتے ہیں اے مالک و خالق ہمیں مخلوق کے درجے پر رکھ کر جو کچھ مرضی کہو۔''[38]

۲۹۔عن حنان بن سدیر عن ابیہ قال قلت لابی عبد اللہ الصادق علیہ السلام ان قوماً یزعمون انکم آلہۃ قال یاسدیر سمعی و بصری و شعری و بشری و لحمی و دمی من ھولاء براء و بری اللہ منھم و رسولہ ما ھولاء علی دینی و دین آبائی و اللہ لا یجمعنی و ایّاھم یوم القیامۃ الّا و ھو علیھم ساخط۔ قال قلت فما انتم جعلت فداک۔ قال خزان علم اللہ و تراجمۃ وحی اللہ و نحن قوم معصومون امر اللہ بطاعتنا و نھیٰ عن معصیتنا نحن الحجۃ البالغۃ علی من دون السماء و فوق الارض۔

حنان بن سدیر نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام صادقؑ کو کہا کچھ لوگ آپ کو معبود کہتے ہیں تو امامؑ نے فرمایا: ''اے سدیر میرے کان، میری آنکھیں، میری جلد، میرا گوشت، میرا خون سب کچھ ان لوگوں سے بری ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ ان سے بری ہیں یہ لوگ میرے اور میرے آباواجداد کے دین پر نہیں ہیں اللہ مجھے اور انہیں قیامت کے دن اکٹھا نہیں کرے گا مگر خدا ان پر غضبناک ہو گا۔'' سدیر کہتا ہے میں نے کہا میں آپ پر

---

[37] بحار الانوار ج ۲۵ ص ۲۷۰
[38] بحار الانوار ج ۲۵ ص ۲۸۹

قربان جاؤں آپ کون ہیں؟ فرمایا: ''ہم اللہ کے علم کے خزانے، وحی خدا کے ترجمان ہیں ہم معصوم قوم ہیں ہماری اطاعت کا اللہ نے حکم دیا ہے، ہماری معصیت سے روکا ہے۔ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ہم ہر چیز پر اللہ کی حجت بالغہ ہیں۔''[39]

۳۰۔ ایک شخص نے امام رضاؑ سے کہا: ''اے فرزند رسولؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں ہمارے ساتھ ایک شخص ہے جو آپ کی محبت کا دم بھرتا ہے لیکن گمان کرتا ہے کہ علیؑ ہی کائنات کے رب واللہ ہیں۔'' جب امام رضاؑ نے یہ بات سنی تو ان کے شانے کا گوشت گھبرا کر پھڑکنے لگا۔ امامؑ کا پسینہ ٹپکنے لگا اور فرمایا: ''سبحان اللہ سبحان اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً او لیس کان علی علیہ السلام آکلاً فی آکلین وشارباً فی الشاربین وناکحاً فی الناکحین ومحدثاً فی المحدثین وکان مع ذلک مصلیاً خاضعاً بین یدی اللہ ذلیلاً والیہ اوّاهاً منیباً أفمن کان ھذا صفتہ یکون الٰھاً فان کان ھذا الٰھاً فلیس منکم احداً الا وھو الٰہ لمشارکتہ لہ فی الصفات الدالات علی حدث کل موصوف بھا۔'' پاکیزہ ہے وہ ذات، پاکیزہ ہے وہ ذات ظالموں کی ان بڑی باتوں سے جو وہ کہتے ہیں۔ کیا علیؑ باقی لوگوں کی طرح کھانا نہیں کھاتے تھے۔ لوگوں کی طرح پانی نہیں پیتے تھے، نکاح نہیں کرتے تھے، لوگوں کی طرح کلام نہیں کرتے تھے اور خبر نہ دیتے تھے اور اس کے باوجود وہ اپنے رب کے سامنے خضوع وانکساری کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اسی سے زیادہ دعائیں کرنے والے خدا کی طرف رجوع کرنے والے تھے جو ان صفات کا مالک ہو کیا وہ خدا ہوتا ہے؟ اگر خدا اس قسم کا ہوتا ہے تو تم میں سے ہر ایک خدا ہے کیونکہ ہر ایک علیؑ کے ساتھ ان صفات میں شریک ہے۔ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: ''ہمیں عبودیت وبندگی کی حدود سے مت بڑھاؤ پھر جو مرضی ہے کہو[40] تب بھی تم ہمارے فضائل کی حدود تک نہیں پہنچ سکتے۔[41]

---

[39] بحار الانوار ج ۲۵ ص ۲۹۸

[40] نوٹ: ''ہمارے بارے میں جو مرضی ہے کہو'' اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ ہر وہ چیز جو عقلی قواعد و قطعی نصوص کے مطابق نہ ہو وہ بھی آئمہؑ کے حق میں کہی جائے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہمارے کمالات وفضائل اعداد و شمار سے بلند ہیں

[41] الاحتجاج، ج ۲ ص ۲۳۳

۳۱۔ ''امیر المؤمنین علیؑ نے فرمایا۔ '' یا اباذر انا عبد اللہ عزوجل وخلیفتہ علی عبادہ لا تجعلونا اربابا وقولوا فی فضلنا ما شئتم فانکم لا تبلغون کنہ ما فینا ولا نھایتہ فان اللہ عزوجل قد اعطانا اکبر و اعظم مما یصفہ واصفکم او یخطر علی قلب احد کمفاذا عرفتمونا ھکذا فانتم المؤمنون۔''

''اے ابوذر میں خدا کا بندہ اور اس کی مخلوق پر اس کا خلیفہ ہوں، ہمیں رب مت بناؤ ہماری فضیلت میں جو کچھ کہنا ہے کہو ہمارے اندر موجود فضائل وخصائص کی کنہ حقیقت کو درک نہیں کرسکتے اور نہ انکی انتہاء تک پہنچ سکتے ہو۔ تعریف کرنے والوں کی تعریفوں سے کہیں بزرگ و عظیم تر اللہ نے جو ہمیں عطا کیا ہے اور تمھارے دل کے خیالوں میں بھی وہ نہیں ہے جو اللہ نے ہمیں عطا کیا ہے اگر تم نے اس طرح ہماری معرفت حاصل کرلی تو تم مؤمن ہو۔[42]

۳۲۔ عن الامام الرضا علیہ السلام حیث قال '' من ادعی للانبیاء ربوبیۃ وادعی للائمۃ ربوبیۃ اونبوۃ اولغیر الائمۃ امامۃ فنحن براءمنہ فی الدنیا والاخرۃ۔''

امام رضاؑ نے فرمایا: ''جس نے انبیاءؑ کے لیے ربوبیت کا دعوی کیا، آئمہ علیہم السلام یا انبیاءؑ کے لیے ربوبیت کا دعوی کیا یا غیر آئمہ کے لیے امامت کا دعوی کیا ہم دنیا وآخرت میں ان سے برات اختیار کرتے ہیں۔[43]

---

[42] بحار الانوار ج ۲۶ ص ۲

[43] عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۲۱۷

۳۳۔عن ابی عباس البقباق قال: ''تذاکر ابن ابی یعفور ومعلی بن خنیس فقال ابن ابی یعفور الاوصیاء علماء ابرار اتقیاء وقال ابن خنیس الاوصیاء انبیاء قال فدخلا علی ابی عبداللہ الصادق علیہ السلام فقال یا عبداللہ ابراء ممن قال ان انبیاء۔''

''ابو عباس البقباق نے کہا ہے ''کہ ابو یعفور کا بیٹا اور معلی بن خنیس باہم گفتگو کر رہے تھے ابو یعفور کے بیٹے نے کہا اوصیاء، علماء، نیک اور متقی ہیں معلی بن خنیس نے کہا اوصیاء انبیاء ہیں پھر یہ دونوں امام صادقؑ کے پاس آئے جب اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے تو امام صادقؑ نے فرمایا: ''جس نے کہا ہم انبیاء ہیں میں اس سے بری ہوں۔[44]

۳۴۔عن ابی بصیر قال قال لی'' ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام یا ابا محمد ابراء ممن یزعم انا ارباب قلت بریء اللہ منہ۔ قال ابرء ممن یزعم انا انبیاء قلت بریء اللہ منہ

ابو بصیر کہتا ہے امام صادقؑ نے مجھے کہا: ''اے ابو محمد جس نے ہمیں رب کہا میں اس سے بری ہوں میں نے کہا خدا اس سے بری ہے امام علیہ السلام نے فرمایا جس نے کہا ہم انبیاء ہیں میں اس بری ہوں میں نے کہا اللہ بھی اس سے بری ہے۔[45]

۳۵۔امام صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف نے محمد بن علی بن ہلال الکرخی کو ایک توقیع میں غالیوں کے اس نظریہ کا رد لکھا ہے۔ ''اے محمد بن علی خداوند عالم بزرگ وبرتر ہے ان باتوں سے جو لوگ اس کی ذات کے بارے میں کرتے ہیں۔ ہم خدا کے علم وقدرت میں اس کے شریک نہیں ہیں بلکہ خدا کے علاوہ کوئی علم غیب نہیں جانتا جیسے خداوند عالم نے اپنی محکم ولاریب کتاب میں ارشاد فرمایا ہے: ''اے میرے حبیبؐ کہہ دیجیے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سوائے اللہ کے کوئی بھی غیب کی باتیں نہیں جانتا۔'' میں اور میرے تمام اولین آباء آدم، نوح وابراہیم وموسیٰ اور باقی انبیاء علیہم السلام اور آخرین آباء جیسے محمد اللہ کے رسول وعلی ابن ابی طالب وحسن

---

[44] اختیار معرفۃ البشر المعروف بالرجال الکشی ج ۲ ص ۵۵

[45] اختیار معرفۃ البشر المعروف بالرجال الکشی ج ۲ ص ۵۸۷

وحسین علیہم السلام اور ان کے علاوہ باقی آئمہؑ میرے باقی ماندہ دنوں تک میرے زمانے کے آخر تک یہ سارے کہ سارے اللہ کے بندے ہیں۔ میں گواہی دیتاہوں اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اس پر گواہی کے لیے خود (یعنی اللہ) اس کے رسول محمدؐ، اس کے فرشتے، اس کے انبیاءؑ واولیاءؒ ہی کافی ہیں۔ اور میں تجھے (محمد بن علی) اور ہر اس کو جو میرے خط کو سنے گواہ قرار دیتاہوں کہ جو یہ کہے کہ ہم غیب کا علم جانتے ہیں[46] یا اللہ کی ملکیت میں ہمیں اس کا شریک قرار دے اور جو مقام اللہ نے ہمارے لیے معین کیاہے اور ہمیں اس مقام کے لیے خلق کیا اس مقام کے علاوہ ہمیں کسی اور مقام پر بٹھائے اور جس چیز کو میں نے ابتداءِ خط میں تجھے بیان کیاہے اس سے ہمیں بڑھادے ان تمام سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور میں تجھے گواہ قرار دیتاہوں کہ جس سے ہم بے زاری کا اعلان کریں اللہ اور اس کے فرشتے، اس کے رسول اور اس کے اولیاء بھی اس سے بیزار ہوتے ہیں۔ میں اس خط کو تیری اور ہر اس شخص کی گردن پر امانت قرار دیتاہوں جو اس خط کو سنے کہ وہ میرے محبوں اور شیعوں میں سے کسی پر اس خط کو نہ چھپائے یہاں تک کہ یہ خط میرے تمام محبوں پر عیاں ہو جائے شائد خداوند عالم ان کی تلافی کرے اور وہ دین حق کی طرف پلٹ آئیں اور جس امر کے انجام وعاقبت کو وہ نہیں جانتے اس سے باز آجائیں پس جس نے بھی میرے خط کو سمجھا اور میرے اوامر ونواہی کی طرف نہ لوٹا اللہ اور اس کے ان نیک بندوں کی لعنت اس پر نازل ہو گی جن کا میں نے تذکرہ کیاہے۔[47]

---

[46] روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی ج ۲۰ ص ۱۱ پہ سورۃ نمل کی آیت نمبر ۶۵ کے ذیل میں علامہ آلوسیؒ لکھتے ہیں: "حق بات یہ ہے کہ وہ علم غیب جس کی غیر خدا سے نفی کی گی ہے یہ وہ علم ہے جو بلاواسطہ کسی کے لیے ثابت ہو یعنی ذاتی طور پر کسی کے لیے ثابت ہو اور یہ علم زمین وآسمان میں خدا کے علاوہ کسی کے لیے معقول وممکن نہیں ہے اور جو علم خدا کے بعض برگزیدہ بندوں کے لیے ہے وہ علم نہیں ہے اور نہ ہی اس قسم کا علم علم غیب ہوتا ہے اور جس نے ایسا کہا کہ خدا کے علاوہ بھی کوئی ذاتی طور پر علم غیب رکھتاہے تو یہ کھلا کفر ہے بلکہ ان کو غیب پر مطلع کیا گیاہے یا علم غیب ان کے لیے عیاں کیا گیاہے اور اس بات کی تائید یہ ہے کہ قرآن کریم میں علم غیب کی نسبت غیر خدا کی طرف اصلا نہیں ہے۔

[47] "الاحتجاج توقیعات الناحیۃ المقدسۃ ج ۲ ص ۲۸۸

۳۶۔ حسین بن خالد صیرفی سے روایت ہے کہ امام رضا نے فرمایا: "جو تناسخ (آواگون) کا قائل ہے وہ کافر ہے، اس کے بعد فرمایا: خدا غلو کرنے والوں پر لعنت کرے، آگاہ رہو! کہ یہ یہودی تھے، نصاریٰ تھے، مجوسی تھے، قدریہ، مرجئہ و حروریہ (خوارج) تھے"، اس کے بعد فرمایا: ان کے ساتھ نشست و برخاست رکھو نہ ان سے دوستی کرو، ان سے برائت اختیار کرو، خدا ان سے بری ہے۔

۳۷۔ امام علی رضاؑ اپنی ایک دعا میں فرماتے ہیں کہ "خدایا! میں تمام قوت و طاقت سے اظہار برائت کرتا ہوں تیرے سوا کوئی قدرت و طاقت نہیں، خدایا! وہ لوگ جنھوں نے ہمارے بارے میں اس بات کا ادعا کیا جس کے ہم حقدار نہیں، ان سے تیری پناہ مانگتے ہیں، خداوہ بات جس کو ہم نے اپنے بارے میں کبھی نہیں کہا اور لوگ ہماری جانب منسوب کرتے ہیں اس سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ خدایا! امر خلقت تیرا حق ہے، ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی مدد چاہتے ہیں، خدایا! تو میرا اور میرے اولین و آخرین آباءواجداد کا خالق ہے، خدایا! ربوبیت صرف تیرا حق ہے، الوہیت صرف تجھ کو زیب دیتی ہے۔ نصاریٰ پر لعنت ہو جنھوں نے تیری عظمت کو گھٹایا اور ان لوگوں پر لعنت ہو جنھوں نے تیری عظمت کے خلاف لب کھولے۔ خدایا! ہم تیرے بندے ہیں اور تیرے بندوں کی اولاد ہیں، خدایا! اپنی جان کے نفع و نقصان پر گرفت نہیں رکھتے، موت و حیات اور قبر سے اٹھائے جانے پر ہماری گرفت نہیں۔ خدایا! جن لوگوں نے ہمارے بارے میں خیال کیا کہ ہم خدا ہیں تو ہم ان سے اسی طرح بری ہیں جس طرح عیسیٰ ابن مریم نصاریٰ سے بری تھے۔ خدایا! میں نے ان کے باطل عقائد کی کبھی دعوت نہیں دی، خدایا! ان کی باتوں کے سبب مجھ سے باز پرس نہ کرنا اور وہ لوگ جو خیال کرتے ہیں اس کے سبب ہماری مغفرت فرما، رَبِّ لاتَذَرۡ عَلَى الأرۡضِ مِنَ الكافِرِينَ دَيَّاراً ، إنَّكَ إن تَذَرۡهُم يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَ لايَلِدُوا إلاّ فَاجِراً كفاراً

۳۷۔ ابوہاشم جعفری سے روایت ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے غلاۃ اور مفوضہ[48] کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: غلاۃ کفار ہیں اور مفوضہ مشرک ہیں، جو کوئی بھی ان کے ساتھ رفت و آمد رکھے، کھانا پینا رکھے، صلۂ رحم کرے، شادی کرے، یا ان کی لڑکی اپنے گھر میں لائے، یا ان کی امانت رکھے، یا ان کی باتوں کی تصدیق کرے، یا صرف کسی ایک کلمہ سے ہی ان کی مدد کرے، وہ اللہ و رسول اور ہم اہلبیت کی ولایت سے خارج ہو جائے گا۔

۳۸۔ ابراہیم بن ابی محمود نے امام رضاؑ سے روایت کی ہے: اے ابن ابی محمود! ہمارے مخالفوں نے ہماری فضیلت میں روایات گھڑھی اور ان کی تین قسمیں ہیں، ۱۔ غلو ۲۔ ہمارے امر میں کمی، ۳۔ ہمارے دشمنوں کی عیب جوئی، جب ہمارے بارے میں لوگوں نے غلو کو سنا تو ہمارے چاہنے والوں کی تکفیر کی اور ان لوگوں نے ہمارے شیعوں کی جانب ہماری ربوبیت کے قائل ہونے کی نسبت دی، جب ہماری کمی کو سنا تو اس کے معتقد ہو گئے اور جب ہمارے دشمنوں کی عیب جوئی سنی تو انھوں نے ہم کو نام بنام دشنام دیا۔ خدا نے فرمایا: اور خبردار تم لوگ انھیں برا بھلا نہ کہو جن کو یہ لوگ خدا کہہ کر پکارتے ہیں کہ اس طرح یہ دشمنی میں بغیر سوچے سمجھے خدا کو برا بھلا کہیں گے۔ اے ابن ابی محمود! جب لوگ ادھر ادھر کے نظریات کے معتقد ہو جائیں تو اس وقت تم ہمارے راستے پر قائم رہنا اس لئے کہ جو ہمیں اپنائے گا ہم اس کو اپنائیں گے اور جو ہم کو چھوڑ دے گا ہم اس کو چھوڑ دیں گے۔

۳۸۔ امام علی رضاؑ نے فرمایا: جن لوگوں نے تشبیہ اور جبر کی باتوں کو گڑھ کر ہم شیعوں کی جانب منسوب کر دیا ہے وہ غلاۃ ہیں جنھوں نے عظمت پروردگار کو گھٹایا ہے، جو ان لوگوں سے محبت کرے گا وہ ہمارا دشمن ہے جو ان سے نفرت کرے گا وہ ہمارا محبوب ہے، جو ان سے لگاؤ رکھے گا وہ ہمارا دشمن ہے، جو ان کو دشمن ہے وہ ہمارا چاہنے والا ہے، جو ان سے صلۂ رحم کرے وہ ہم سے جدا ہو گا، جو ان سے جدا ہو گیا وہ ہم سے مل گیا، جس نے ان سے جفا کی اس نے ہمارے ساتھ حسن رفتار کیا، جس نے ان کے ساتھ حسن رفتار کیا گویا اس نے ہم پر جفا کی، جس نے

---

[48] غالی: جو آئمہؑ کے لیے خدا اور رب ہونے کا قائل ہو اور مفوضہ جو اس بات کا قائل ہو کہ خدا نے تمام امور کائنات مطلق طور پر آئمہؑ کے سپرد کر دیے ہیں اور اب یہی کائنات کے رب و چلانے والے ہیں

ان کا اکرام کیا اس نے میری توہین کی، جس نے ان کی توہین کی اس نے میری عزت کی، جس نے ان کو قبول کیا اس نے ہماری تردید کی اور جس نے ان کی تردید کی اس نے ہم کو قبول کیا، جس نے ان کے ساتھ حسن رفتار کیا اس نے ہمارے ساتھ سوءادب سے کام لیا، جس نے ان سے بد خلقی سے برتاؤ کیا اس نے ہمارے ساتھ خوش خلقی کی، جس نے ان کی تصدیق کی اس نے ہم کو جھٹلایا اور جس نے ان کو جھٹلایا اس نے ہماری تصدیق کی، جس نے ان کو عطا کیا گویا ہم کو محروم کر دیا، اور جس نے ہم کو عطا کیا گویا ان کو محروم کیا، اے ابن خالد، جو بھی ہمارا شیعہ ہو گا کبھی بھی ان کو اپنا ولی و مددگار قرار نہیں دے گا۔

۳۹۔ کشّی نے ابراہیم بن شیبہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے امام علی نقیؑ کو خط لکھا کہ "آپ پر ہماری جان فدا ہو، ہمارے یہاں کچھ لوگ ہیں جو آپ کی فضیلت کے سلسلے میں اختلاف رائے رکھتے ہیں جن کے سبب دل ٹیڑھے اور سینہ تنگ ہو گیا ہے اور اس حوالہ سے حدیث بھی بیان کرتے ہیں ہم اس کو قبول نہیں کر سکتے ہیں جب تک کہ تائید الٰہی نہ ہو اور ان کی تردید بھی مشکل امر ہے کیونکہ ان کی نسبت آپ کے آباءواجداد کی جانب ہے لہٰذا ہم لوگوں نے ان حدیثوں پر توقف کیا ہے۔ وہ لوگ اس قول خدا إِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھیٰ عَنِ الفَحشَاءِ وَ الْمُنکَرِ اور وَ أَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ وَ آتُوا الزَّکوٰۃَ کی تاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو نہ ہی رکوع کرے اور نہ سجدہ، اور زکوٰۃ کے بارے میں بھی یہی نظریہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں نہ ہی درہموں کی تعداد ہے اور نہ ہی مال کی ادائیگی مراد ہے، اور اسی طرح واجبات و مستحبات اور منکرات کے بارے میں کہتے ہیں کہ اور ان سب کو اسی حد تک بدل ڈالا ہے جس طرح میں نے آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ کے چاہنے والے ان خرافات سے سلامت رہیں جو ان کو ہلاکت و گمراہی کی جانب لے جا رہی ہیں۔ وہ لوگ اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اولیاء (الٰہی) ہیں اور اپنی اطاعت کی دعوت دیتے ہیں۔ آپؑ ان لوگوں کی باتوں کو قبول کرنے کے سلسلے میں کیا کہتے ہیں؟۔

امام علی نقی ہادیؑ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ: اس کا ہمارے دین سے کوئی سروکار نہیں لہٰذا اس سے پرہیز کرو۔

۴۰۔ سہل بن زیاد آدمی راوی ہیں کہ ہمارے دوستوں نے امام علی نقیؑ کو خط لکھا:

اے میرے مولاو آقا! آپ پر ہماری جان فدا ہو، علی بن حسکہ آپ کی ولایت (نیابت) کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا پھرتا ہے کہ آپ اول و قدیم ہیں اور وہ آپ کا نبی و نمائندہ ہے اور آپ نے لوگوں کو اس بات کی طرف دعوت دینے کا حکم دیا ہے، وہ یہ خیال کرتا ہے کہ نماز، حج، زکوٰۃ، اور یہ سب کے سب آپ کی حقیقت و معرفت ہیں اور ابن حسکہ کی نبوت و نیابت جس کا وہ مدعی ہے اس کو قبول کرنے والا مومن کامل ہے اور حج وزکوٰۃ وروزہ جیسی عبادات اس سے معاف ہیں، اور شریعت کے دیگر مسائل اور ان کے معانی کو ذکر کیا ہے جو آپ کے لئے ثابت ہو چکا ہے اور بہت سارے لوگوں کا میلان بھی اس جانب ہے، اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو کرم فرما کر ان کا جواب عنایت فرمائیں تاکہ آپ کے چاہنے والے ہلاکت سے بچ سکیں۔

امام نے جواب میں تحریر فرمایا: ابن حسکہ جھوٹ بولتا ہے اس پر خدا کی لعنت ہو، تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ میں اس کو اپنے چاہنے والوں میں شمار نہیں کرتا، اس کو کیا ہو گیا ہے؟! اس پر خدا کی لعنت ہو۔ خدا کی قسم خدا نے رسول اکرم ﷺ اور ان سے ماقبل رسولوں کو مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ دین نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور ولایت ان کے ہمراہ تھی، خدا نے خدا کی وحدانیت کے سوا کسی چیز کی دعوت نہیں دی اور وہ خدا ایک ولاشریک ہے، اسی طرح ہم اوصیاء (الٰہی) اس بندہ خدا کے صلب سے ہیں کبھی خدا کا شریک نہیں مانتے مگر ہم نے رسول کی اطاعت کی تو خدا ہم پر رحمت نازل کرے اور اگر ان کی خلاف ورزی کی تو خدا عذاب سے دوچار کرے، ہم خدا کے لئے حجت نہیں ہیں بلکہ خدا کی حجت ہم اور تمام مخلوقات عالم پر ہے۔ وہ جو کچھ کہتا ہے ان سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں اور اس قول سے دوری اختیار کرتے ہیں خدا ان پر لعنت کرے ان سے دوری اختیار کرو، ان پر عرصۂ حیات تنگ کر دو اور ان کو کبھی گوشۂ تنہائی میں پاؤ تو پتھر سے ان کا سر کچل دو۔

غلو کے واسباب:

سیاسی عوامل: غلو کے پروان چڑھنے میں بنیادی عامل سیاسی اہداف واغراض اور لوگوں کی گردنوں پر مسلط ہونا ہے۔یہی عامل ہے کہ جس نے حکامِ وقت نے سرمایہ کاری کی تاکہ وہ اہل بیتؑ کو لوگوں کی نظروں سے گرادیں اور ان پر مختلف قسم کی تہمتیں لگائیں کہ وہ اپنے آپکو معبود اور معبود جیسی صفات کے ساتھ متصف کرتے ہیں اور یہ سب کچھ معاشرے میں ان کی شان وشوکت کو کم کرنے اور ان کے ارد گرد موجود لوگوں کے حلقے ودائرے کو توڑنے کے لیے تھا۔ کیونکہ لوگ جب سچے دل سے اہل بیتؑ کے دروازے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ظالم حکام کی حکومتیں لرزنے لگتی تھیں اور لرزنے لگتی ہیں، انہیں اپنی کرسی وحکومت کی بقاء کی فکر لگ جاتی ہے جس کی وجہ سے یاتو وہ معصوم کو قتل کروادیتے ہیں یا مختلف تہمتیں لگا کر ان کی منزلت کو عامۃ المسلمین کی نگاہ میں کم کرناچاہتے ہیں تاکہ لوگ ان کی طرف جانے سے گریز کریں۔ ان سیاسی اغراض ومقاصد میں سے ایک حربہ غلو کا ہے کہ مسلمانوں کی صفوں میں بعض غالیوں کو بھیجاجائے جو مسلمانوں کی صفوں میں جاکر یہ دعوی کریں کہ ہم شیعہ اہل بیتؑ کو رب کہتے ہیں۔اس طریقہ سے لوگ اہل بیتؑ اور ان کے مذہب حقہ سے دور ہو جائیں گے۔"سب سے عظیم ترین چیز جس کے ذریعہ شیعہ پر حملہ کیا گیا وہ غالیوں کے گروہ کا مذہب شیعہ میں اضافہ کرنا ہے۔"[49]

ا۔قال الامام رضا علیہ السلام: ہمارے مخالفین نے ہمارے فضائل میں تین قسم کی احادیث کو اپنی طرف سے ایجاد کیا ہے ایک غلو ہے۔دوسرا ہمارے حق میں کوتاہی کرنا، تیسرا ہمارے دشمنوں کو کھلا کھلم سب وشتم کرنا، جب لوگ ہم میں غلو سنیں گے تو ہمارے شیعوں کو کافر کہیں گے اور ان کی طرف یہ نسبت دئیں گے کہ وہ ہمیں رب کہتے ہیں۔جب تقصیر کو سنیں گے تو اسے ہی ہمارے بارے میں اپنا عقیدہ بنالیں گے اور جب ہمارے

---

[49] الامام الصادق علیہ السلام والمذاھب الاربعۃ

دشمنوں پر انکے ناموں کے ساتھ سب وشتم سنیں گے تو وہ ہمارے نام لے کر ہم پر سب وشتم کریں گے اور خداوند عالم نے ارشاد فرمایا: "خبر دار تم لوگ انہیں برا بھلا نہ کہو جن کو یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہیں کہ اس طرح یہ دشمنی میں بغیر سمجھے بوجھے خدا کو برا بھلا کہیں گے ہم نے اسی طرح ہر قوم کیلئے اس کے عمل کو آراستہ کر دیا ہے اس کے بعد سب کی بازگشت پروردگار ہی کی بارگاہ میں ہے اور وہی سب کو انکے اعمال کے بارے میں باخبر کرے گا۔"[50]

(۲) دنیوی فوائد کا لالچ: اس عامل کے اہم ترین مصادیق کے بدنما چہروں سے امام حسن عسکریؑ نے نقاب اتارتے ہوئے فرمایا: میں محمد بن نُصیر فہری اور حسن بن محمد بن بابا قمی[51] سے بری ہوں اور تم بھی ان دونوں سے بیزار رہو میں تمہیں اور اپنے تمام دوستوں کو اس سے خبر دار کرتا ہوں میں ان دونوں پر اللہ کی لعنت کرتا ہوں وہ دونوں ہمارے سب لوگوں سے ہمارا مال کھاتے ہیں وہ دونوں شر انگیز، اذیت دینے والے ہیں خدا ان دونوں کو اذیت دے خدا ان دونوں کو فتنے کی دلدل میں پھنسا دے۔ ابن بابا یہ گمان کرتا ہے کہ میں نے اسے مبعوث بہ نبوت کیا ہے اور وہ مجھ تک آنے کا ایک راستہ ہے اس پر خدا کی لعنت ہو شیطان نے اس کا مذاق اڑایا پس اسے گمراہ کر دیا خدا اس پر لعنت کرے جو اس کی باتوں کو قبول کرتا ہے اے محمد اگر تم پتھر سے اس کے سر کو ریزہ ریزہ کرنے پر قادر ہو تو ایسا کرو اس نے مجھے اذیت دی خدا دنیا و آخرت میں اسے اذیت دے گا۔[52]

(۳) جہالت و جاہلیت: شعور و احساس کا کھو دینا، بندگی کی حقیقت کو سمجھنے پر قادر نہ ہونا اور انبیاء و آئمہؑ کی کرامات کو دیکھ کر حیران ہو جانا، صحیح احادیث کو من گھڑت احادیث سے تمیز نہ دینا یہ غلو کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ اسی عامل کی طرف امام رضاؑ نے مندرجہ ذیل حدیث میں اشارہ فرمایا۔

---

[50] عیون اخبار الرضا علیہ السلام ج ا ص ۲۷۲

[51] محمد بن نصیر الفہری امام عسکریؑ کے خدا اور خود انکا رسول ہونے کا دعوے دار تھا اور ابو الحسن موسیٰ بن جعفرؑ میں غالی خطیب و سردار تھا

[52] اختیار معرفۃ الرجال المعروف برجال الکشی ج ۲ ص ۸۰۵

ایک شخص نے کہا اے فرزند رسول وہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ علیؑ نے جب اپنی طرف سے ایسے معجزات دکھائے جن پر غیر خدا قادر نہ تھا تو وہ علیؑ کو معبود بنا بیٹھے تو آپؑ نے فرمایا: "یہ گمراہ کافر اپنے نفس سے جتنی مقدار جاہل تھے اتنی ہی بات لائے ہیں۔ یہاں تک کہ ان معجزات کو دیکھ کر ان کا تعجب شدید ہو گیا پس وہ اپنے فاسد عقیدے میں دوسرے لوگوں سے منفرد ہو گئے اور اپنی عقلوں پر اعتماد کر کے اپنے راستے کو چھوڑ کر ایسا رستہ چلے ہیں کہ خدا کی قدر و منزلت کو کم کر دیا اور اس کی شان کو گھٹا دیا اور اس کی بلند و بالا شان و شوکت میں سستی برتی کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہی بذاتہ قادر غنی ہے جس کی قدرت و غنا کسی سے لیا ہوا اور کسب کردہ نہیں ہے جسکو وہ چاہے فقیری کا لباس پہنا دے اور جس کو چاہے تونگری عطاء کرنے کے بعد فقیری دے دے۔ (وہ سب پر قادر ہے)"[53]

غالیوں اور غلو کے بارے میں علمائے کرام کا موقف:

شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں: غلاۃ اور مفوضہ کے سلسلے میں ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ کافر باللہ ہیں، یہ لوگ اشرار ہیں، جو یہودی، نصاریٰ، مجوسی، قدریہ، حروریہ سے منسلک ہیں، یہ تمام بدعتوں اور گمراہ فکروں کے پیروکار ہیں۔[54]

شیخ مفیدؒ فرماتے ہیں: غلات اسلام کا دکھاوا کرنے والا گروہ ہے، یہ وہی افراد ہیں، جہنوں نے امیر لمومنین علیؑ اور ان کی پاکیزہ اولاد کو الوہیت اور نبوت کی نسبت دی ہے، یہ افراد گمراہ اور کافر ہیں اور امیر المومنینؑ نے ایسے لوگوں کے قتل کا حکم صادر فرمایا ہے۔ دوسرے آئمہؑ نے بھی ایسے افراد کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیا ہے۔[55]

---

[53] بحاالانوار ج ۲۵ ص ۲۷۶

[54] اعتقادات۔ ص ۷۱

[55] تصحیح الاعتقاد، ص ۱۰۹

علامہ حلیؒ بیان فرماتے ہیں: بعض غالی حضرات امیر المومنین علیؑ کی الوہیت اور بعض ان کی نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں، یہ سب نظریات باطل ہیں، کیونکہ ہم نے ثابت کیا ہے کہ اللہ جسم نہیں ہے، اس میں حلول محال اور اس کے ساتھ ایک ہو جانا (اتحاد) باطل ہے۔ اسی طرح ہم نے ثابت کیا ہے کہ محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔[56]

محقق حلی فرماتے ہیں: غلات اسلام سے خارج ہیں، اگرچہ وہ ظاہری طور پر اسلام کا اقرار کرتے ہیں۔[57]

علامہ نراقی کا قول ہے: غالیوں کی نجاست میں کسی قسم کا شک نہیں ہے، یہ وہ لوگ ہیں، جو حضرت علیؑ یا دیگر افراد کی الوہیت کے قائل ہیں۔[58]

صاحب جواہر کا قول ہے: غلات، خوارج، ناصبی اور ان کے علاوہ دیگر افراد جو ضروریات دین کے منکر ہیں، یہ کبھی بھی مسلمانوں کے وارث نہیں ہو سکتے۔[59]

امام خمینیؒ تحریر الوسیلہ میں فتویٰ دیتے ہوئے فرماتے ہیں: اگر غالی کا غلو الوھیت، توحید اور نبوت کے انکار کا لازمہ قرار پائے تو یہ کافر ہیں۔[60]

---

[56] انوار الملکوت: ص ۲۵۲
[57] المعتبر، ج ۱، ص ۹۸
[58] مستند الشیعہ، ج ۱، ص ۲۰۴
[59] مصباح الفقیہ: ج ۹، ص ۵۶۸، مستند الشیعہ، ج ۱
[60] تحریر الوسیلہ ج ۱، ص ۱۱۸

السید خوئیؒ: غالی امیر المؤمنینؑ یا آئمہ ؑ اطہار کی ربوبیت کے معتقد ہیں وہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ امیر المؤمنین علیہ السلام ہی رب جلیل ہیں۔ اور وہی معبود ہیں، جو جسم کی صورت میں زمین پر نازل ہوئے ہیں اگر یہ عقیدہ کسی گروہ کے بارے میں ثابت ہو جائے تو ان افراد کے نجس اور کافر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عقیدہ خدائے واحد کی الوہیت کا انکار ہے۔[61]

شہید السید محمد باقر الصدرؒ: بعض اوقات مرتبہ الوہیت کے لحاظ سے غلو ہوتا ہے، بعض اوقات مرتبہ نبوت کے لحاظ سے غلو ہوتا ہے اور بعض اوقات خدا کی صفات و افعال میں غلو ہوتا ہے۔ مرتبہ الوہیت میں غلو کبھی ایسے ہوتا ہے کہ انسان کسی کے حق میں خدا ہونے کا عقیدہ رکھے یا کبھی ایسے ہوتا ہے کہ وہ کسی انسان کو اللہ (واجب الوجود) تو نہیں سمجھتا مگر الوہیت اور استحقاق عبادت میں واجب الوجود کا شریک سمجھتا ہے اور یہ شریک ٹھہرانا بعض اوقات عرض میں ہوتا ہے بعض اوقات طول میں ہوتا ہے۔ یا کبھی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ خداوند عالم فلان شخص میں حلول کر گیا ہے۔ یہ سب کفر ہے پہلی صورت میں کیونکہ وہ خداوند عالم کا منکر ہے اسی لیے کافر ہے۔ دوسری صورت میں اسکی توحید کا منکر ہے اسی لیے کافر ہے اور تیسری صورت میں حلول کی بازگشت غیر خدا کی طرف ہے اسی لیے کافر ہے۔ مرتبہ نبوت میں غلو ایسے متصور ہے کہ کوئی انسان کسی کے بارے میں نبی سے افضل ہونے کا عقیدہ رکھے اور یہ کہے کہ یہ انسان نبی اور خدا کے درمیان حلقہ وسط ہے یا ایسے متصور ہے کہ وہ نبی کا مساوی و ہم پلہ ہے اس طرح کہ نبی کی نبوت و رسالت اس کو شامل نہ ہو (یعنی یہ نبی و رسول اس کے لیے نہ ہو) یہ بھی کفر کا موجب ہے کیونکہ شہادت ثانیہ کا مفہوم متصور ہے یہ اس کا انکار ہے کیونکہ دوسری شہادت میں انسان یہ تسلیم کرتا ہے کہ یہ نبی تمام مکلفین کے لیے رسول بن کر آیا ہے اس سے کوئی مستثنیٰ نہیں ہے۔ خدا کی صفات و افعال میں غلو ایسے متصور ہے کہ کسی صفت یا فعل کو ایسے شخص کی طرف منسوب کیا جائے جو اس صفت و فعل کی صلاحیت و مستوی کا نہ ہو۔[62]

---

[61] تنقیح فی شرح العروۃ الوثقی: ج،۳۔ ص۔۷۳

[62] بحوث فی شرح العروۃ الوثقی ج۳ ص ۲۸۴

ماضی میں موجود رہنے والے گمراہ غالی و مفوضہ گروہ جنکا ذکر مختلف مورخین نے کیا ہے۔

سبائیه (سبئیه)، حربیه، خطابیه، بزیعیه، عُمَیریه، معمریه، یارانِ سرّی، بشاریه، بشیریه (ممطوره)، شریعیه، نُمیریه، شَلمَغانیه (عزاقریه)، هلالیه، بلالیه، بابکیه، خرّمیه، خرمدینیه، قرامطه (قرمطیه)، زراریه، هشامیه (نعمانیه)، جوالقیّه، مفضلیه، یونسیه، اثنینیه، ازدریه، بدائیه، تفویضیه، رجعیه، سحابیه، سلمانیه، شریکیه، طیاریه، علویه، غُرابیه، غمامیه، مُخَطّئه، مخمسه و مشبهه وغیره

آج اس عصر میں جب ایک جانب دنیا بھر کی سامراجی شیطانی قوتوں کے زعمِ باطل کو خاک میں ملا کر تشیع نے اسلام کا پرچم پھر سے سربلند کر دیا اور اسلام اور نظامِ اسلامی کی حاکمیت اور مہدویت کے لیے عملی و عقلی زمینہ سازی کا میدان کھول کر ولایتِ فقیہ کے پرچم تلے مستضعفینِ جہاں کے لیے قرآن و اہل بیتؑ کے نجات دہندہ پیغام کی ترویج شروع کر دی اور دکھی انسانیت نے ہر خطے میں اس حیات بخش محمدی و حسینی مکتب کی جانب رجوع شروع کر دیا، تو آج کے فرعون و نمرود و ہامان و قارون و یزید نے پھر سے تشیعِ حقیقی کے خلاف ایک میدان سجا دیا، شام و سوریا و عراق و یمن و نائجیریا و فلسطین و لبنان میں ان کی عسکری یلغار ناکام ہو گی اور انکو ناقابلِ فراموش شکست کا سامنا کرنا پڑا، تو دوسری جانب انہوں نے وہی ہتھیار استعمال کیا جو ماضی میں بنوامیہ و بنو عباس کے جابر حکام مکتب اہل بیتؑ میں تفرقے اور عامۃ المسلمین کو مکتب قرآن و اہل بیتؑ سے دور کرنے کے لیے استعمال کرتے رہے تھے۔ وہ شیطانی حربہ غالی عقائد اور گمراہ نظریات کا زہر تشیع کی صفوں میں منتقل کرنا ہے۔ تاکہ شیعہ شیعہ کے خلاف اور اہل سنت تشیع کے خلاف کھڑے ہو جائیں اور متاسفانہ طور پر وطن عزیز پاکستان کے سادہ لوح شیعہ و سنی مسلمان اس فتنے کی زد میں آ گئے۔ اس مرتبہ دشمنِ دین نے دوطرفہ منصوبہ تیار کیا اور امریکی ایجنسی CIA نے ناصبی و تکفیری سنی تیار کیے اور برطانوی ایجنسی MI6 نے غالی و نصیری و گمراہ شیعہ تیار کیے، جبکہ حقیقت میں نہ CIA کا سنی حقیقی سنی ہے اور نہ MI6 کا شیعہ حقیقی شیعہ ہے۔ جسطرح ماضی میں تشیع نے ان امامت و ولایت کے سایے میں آئمہ معصومینؑ سے متمسک رہ کر ان فتنوں کا مقابلہ کیا، آج بھی تشیع کو غیبتِ کبری میں ولایت فقیہ و مرجعیت اور خالص تعلیمات اہل بیتؑ سے متمسک رہ کر اس فتنے کا مقابلہ کرنا ہو گا۔ ماضی

میں یہ فتنہ بارہا اٹھا مگر اب کی بار جو یہ فتنہ اٹھا ہے تو یہ تمام تر جدید سہولیات سے لیس شیطانی منصوبہ ہے۔ جس قدر شدت فتنہ باز فتنہ غلو پھیلانے میں مصروف ہیں، اس کا مقابلہ بھی ہر مومن و مومنہ پہ اتنی ہی شدت سے لازم ہے۔ دراصل اسلام دشمن طاقتوں نے اسلام و مسلمین پہ وار کرنے کیلئے ضعیف الایمان اور ضمیر فروش مولویوں اور ذاکروں کو خریدا تاکہ وہ رفتہ رفتہ مسلمانوں کے مختلف مسالک اور مکاتیبِ فکر میں فرسودہ اور فتنہ آور عقائد کو پھیلائیں اور انہیں ایک دوسرے کے خلاف بھڑکائیں اور یوں '' تفرقہ ڈالو اور ختم کرو(Divide and eliminate) ''کی پالیسی کے تحت عالمی سطح پر مسلمانوں کی سماجی، اقتصادی اور سیاسی طاقت کو مزید کمزور کیا جائے۔ چنانچہ طالبان اور داعش جیسے اسلام مخالف گروہوں کو تشکیل دے کر عالمِ انسانیت میں دہشت گردی کے نام پر اسلام اور مسلم قوم کو بدنام کیا جارہا ہے۔ عالمی استعمار خصوصاً امریکہ اور برطانیہ نے کافی منصوبہ بندی اور تحقیق کے بعد جس طرح عالمِ تسنّن میں ''ناصبیت و تکفیریت '' جیسے نظریات کے ذریعے پھوٹ ڈالی اسی طرح عالمِ تشّیع میں ''غالی ذاکروں اور فتنہ باز عمامہ پوشوں (شیرازی خاندان) '' کو پروان چڑھایا جس نے ایک طرف شیعوں میں آپسی فتنہ پیدا کیا وہی دوسری طرف اہلِ تسنن میں اہلِ تشیع کے متعلق شدید بدظنی پیدا کی، جسکا سب سے تازہ ثبوت محرم ۲۰۲۰ میں پاکستان میں پیدا ہونے والے فرقہ وارانہ حالات ہیں۔ یوں مسلمانوں میں برادرکشی اور آپسی خونریزی کو پروان چڑھا کر ہزاروں شیعوں اور سنّیوں کا قتل کروایا گیا اور یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ امریکہ میں قائم Arizona State University کے پروفیسر Jeffry R.Halverson نے اسلام اور مسلم ممالک کے معاشرے اور سیاست پر کافی تحقیق کی ہے۔ انہوں نے مصر اور ایران سمیت کئی مسلم ممالک کے سماجی و سیاسی نظام پر مضامین لکھے ہیں اور Centre for Strategic Communication جیسے اداروں کو اس سلسلے میں اپنے مشاہدات اور تجاویز سے باخبر کیا ہے۔

جس کی بنا پر(CIA) اور(MI6) جیسی خفیہ ایجنسیوں کو اسلام مخالف ایجنڈا تیار کرنے میں مدد ملتی ہے۔ سی۔ آئی۔اے(CIA) امریکہ کی خارجی امور کی خفیہ ایجنسی ہے ۔اسی طرح برطانیہ کی خارجی امور کی خفیہ تنظیم کو(MI6) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔
پروفیسر ہیلورسن نے 2005 میں ایران کے مذہبی وسیاسی نظام کے حوالے سے ایک مفصل مضمون "A Counter Narrative for Iranian Tyranny" لکھا۔ جس میں مذکورہ پروفیسر نے "نظامِ ولایت فقیہ" کو کمزور کرنے کا پلان بتایا۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان جو کہ انقلاب اسلامی کے پڑوس میں واقع ہے، یہاں کے تشیع کو حقیقی اسلام و خالص حسینی و جعفری تشیع سے دور کرنے کے لیے ذاکرین و علامہ کمپنی کو وجود میں لایا گیا، جو عوام الناس میں فضائل کے نام پہ ایسے عقائد رائج کرنے میں مصروف ہو گے، جنکا اہل بیتؑ کی تعلیمات سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ مثال کے طور پر انہی فتنوں میں سے ایک بین الاقوامی سطح پہ معروف فتنہ باز حسن اللہ یاری امریکہ میں مقیم ایک افغانی نوجوان تھا جو ٹیکسی چلایا کرتا تھا۔ اس کے والد ایک عالم دین کے پاس گئے اور کہا: "میرا بیٹا اچھی صلاحیت کا مالک ہے میری رہنمائی کریں تاکہ اسے دینی علم حاصل کرنے کی راہ میں لگا سکوں اور وہ ایک اچھا مبلغ بن سکے"۔اللہ یاری چار سال قم میں رہا اور اب وہ دعویٰ کرتا ہے کہ شیخ مفیدؒ سے لے کر اب تک میرے مقابلے میں کوئی عالم دین پیدا ہی نہیں ہوا ہے! وہ ٹی وی چینلوں سے کھلے عام گالیاں بکتا ہے۔ اہل سنت اور صحابہ کو کھلے عام لعنت بھیجتا ہے جو یقینا اختلاف کا سبب ہے۔ یہ لوگ منحرف ٹولیوں کے لیڈر ہیں اور افسوس کے ساتھ میڈیا بھی انہیں لوگوں کو آگے آگے لاتا ہے۔ دوسری مثال یاسر الحبیب کی ہے جسکا ایک فدک نامی ٹی وی چینل ہے۔ اس کا ماہانہ ۸۰ ہزار ڈالر سیٹلائٹ پر اس چینل کا کرایہ ہے اور یہ سارا بجٹ ملکہ الزبتھ اور برطانوی حکومت دیتی ہے۔ یاسر الحبیب کہتا ہے کہ "میں نے تحقیق کی ہے ملکہ الزبتھ سیدہ اور اہل بیت رسول (ص) میں سے ہے"، اس لیے میں ملکہ الزبتھ اور برطانوی حکومت سے پیسہ لیتا ہوں۔ دوسری جانب وصال اور کلمہ چینل جو

اہل سنت سے تعلق رکھتے ہیں اور شیعوں اور اہل بیت(ع) کو گالیاں دیتے ہیں ان کا بجٹ بھی اسی جیب سے آتا ہے۔ان دونوں طرح کے چینلوں کا بجٹ ایک ہی جیب سے آتا ہے تاکہ مسلمانوں میں اختلاف پیدا کر کے انہیں ایک دوسرے سے الجھا دیا جائے۔ [63]

ڈاکٹر مائیکل برانٹ کا انٹرویو:

"A Plan to Divide and Destroy the Theology" نامی کتاب میں سی آئی اے کے سابق نائب سربراہ ڈاکٹر مائیکل برانٹ کا مفصل انٹرویو شائع ہوا ہے[64]. مائیکل برانٹ سابق سی ای اے سربراہ باب وڈورڈز کا دایاں بازو مانے جاتے تھے۔ اس طویل انٹرویو کے چند نکات پیش خدمت ہیں:[65]

ایران کے اسلامی انقلاب نے 1979 میں C.I.A اور امریکہ کی پالیسیوں کو نقصان پہنچایا… اسلامی بیداری کی نشو ونما کا ظہور لبنان، عراق، کویت، بحرین اور پاکستان میں ہوا تو C.I.A کے عہدیداروں کا ایک اجلاس ہوا جس میں برطانوی خفیہ سروس MI-6 کا نمائندہ بھی شریک تھا… اس اجلاس میں معلوم ہوا کہ انقلاب کے اہم ترین اسباب مذہبی مرجع کی قیادت اور 1400 سال پہلے کربلا میں [امام] حسین [علیہ السلام] نواسہ محمد [صلی اللہ علیہ و آلہ] کی شہادت کی یاد میں شیعوں کی صدیوں سے جاری عزاداری، ہیں اور ان ہی اسباب کی بناء پر شیعہ دوسرے مسلمانوں سے زیادہ متحرک ہیں۔ابتدائی تحقیقات اور منصوبہ سازی کے لئے چالیس ملین ڈالر کا بجٹ منظور ہوا۔

مراحل:

1: انفورمیشن اور اعداد و شمار فراہم کرنا

---

[63] ڈاکٹر علی رضا ایمانی مقدم،اہل بیت(ع) عالمی اسمبلی کا انٹرویو

[64] http://iblagh.com/93094

[65] https://en.abna24.com/english/cultural/archive/2009/06/16/169357/story.html

2: قلیل المدت ہدف یا "Short Term Target" کے طور پر شیعوں کے خلاف پراپیگنڈا کرانا، شیعہ سنی اختلافات کو ہوا دے کر فسادات کرانا شیعوں کو سنی اکثریت کے ساتھ لڑانا، اور ان کی توجہ امریکی پالیسیوں سے ہٹانا۔

3: طویل المدت ہدف (Long Term Target) کے طور پر تشیع کا خاتمہ کرنا۔

پہلے مرحلے میں کچھ افراد پاکستان بھیج دیئے گئے جنہوں نے اسی مضمون میں ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کیں اور کراچی کے ایک شیعہ نشین علاقے رضویہ سوسائٹی میں بعنوان (Paying Guests) مقیم رہے اور اسی طرح «نکومہ» نامی ایک جاپانی عورت نے کوئٹہ شہر کے شیعوں کے درمیان رہ کر "شیعہ سٹڈیز" کے موضوع پر اپنا ڈاکٹریٹ کا رسالہ مکمل کیا۔ ڈاکٹر مائیکل برانٹ نے کہا ہے: شیعہ ممالک میں فیلڈ ورک ریسرچ اور حاصلہ انفارمیشن کے مطابق مندرجہ ذیل نتائج سامنے آئے ہیں:

ولایت فقیہ و مراجع تقلید، اس زمانے میں شیعہ مذہب کی اصلی طاقت ہیں جو ہر زمانے میں دین کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کے اصول پر انتہائی ثابت قدمی کے ساتھ قائم رہتے ہیں انہوں نے تشیع کے پوری تاریخ میں کبھی بھی غیر اسلامی حکمران کے ہاتھ بیعت نہیں کی۔ گذشتہ صدی کے ایک مرجع کے فتوے کی وجہ سے انگریز، ایران میں قدم نہ جما پائے۔ دوسری علمی مراکز میں ایسا نہیں رہا اور ان مراکز نے اکثر حکمرانوں کا ساتھ دیا ہے، جبکہ قم جیسے مراکز سے شاہانہ نظام کا خاتمہ شروع ہوگیا جہاں اب بھی امریکہ جیسی سپر پاور پیر جمانے کے لئے ناکام کوشش کر رہا ہے۔ شیعوں کا عظیم ترین علمی مرکز عراق میں تھا جسے صدام اپنی تمام کوششوں کے باوجود نہ خرید سکا بلکہ اسے بند کرنے پر مجبور ہوا۔

امام موسی صدر کی تحریک نے برطانوی، فرانسیسی اور اسرائیلی افواج کو لبنان سے مار بھگایا اور اسرائیل کو پہلی مرتبہ حزب اللہ کی شکل میں بہت بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔

ڈاکٹر برانٹ نے کہا کہ: سب سے زیادہ اہم نتیجہ اور فیصلہ جو ہمیں ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ شیعوں کو براہ راست نقصان پہنچانا اور انہیں اپنا فرمانبردار بنانا مشکل ہے؛ لہذا یہ فیصلہ ہوا کہ پس پردہ رہ کر کام کیا جائے۔ ہم نے برطانیہ کے پرانے فارمولے «تفرقہ ڈالو اور حکومت کرو» کو ایک اور فارمولے «تقسیم کرو اور ختم کرو» میں بدل

کر اس پر عملدرآمد شروع کردیا۔ ہمیں چاہیے کہ اس پروپیگنڈے کو جگہ جگہ پھیلادیں کہ "شیعہ کافر ہیں"۔ کم پڑھے لکھے اور ان پڑھ افراد کا ایک گروہ بنایا جائے یہاں تک کہ ان کی (جو ہمارا پانچواں اہم رکن ہیں) تعداد اتنی ہوجائے کہ شیعوں کے خلاف مسلح جہاد کر سکے۔ ہمیں چاہئے کہ شیعہ کا چہرہ اس حد تک مسخ کردیں کہ عام لوگوں میں شیعہ نفرت انگیز بن جائیں۔ شیعہ مراجع کے خلاف ہوشیاری کے ساتھ محاذ کھولنا، شیعوں کے درمیان مذہب کا لبادہ اوڑھنے والے پیسہ پرست اور شہرت طلب نوحہ خواں اور ذاکرین کا «ففتھ کالم» بنانا اور اس طرح شیعیت کا چہرہ مسخ کرانا تا کہ نوبت یہاں تک پہنچے کہ تشیع ہر خاص و عام میں غیر مقبول ہو کر رہ جائے اور لوگ خود مرجعیت کا خاتمہ کردیں۔

شیعہ، واقعہ کربلا کی یاد میں مجالس برپا کرتے ہیں، ایک آدمی تقریر کرتاہے اور سامعین سنتے ہیں اور جوان اس کے بعد سینہ زنی کرتے ہیں۔ یہ مقرّرین اور سامعین ہمارے لئے بہت اہم ہیں؛ کیوں کہ ان ہی مجالس کی بدولت شیعوں میں جوش وخروش، جذبہ آزادی کے ساتھ ساتھ باطل کے خلاف جنگ کا جذبہ پیدا ہوتا ہے؛ لہذا ہم نے دسیوں ملین ڈالرز کے فنڈز ان سامعین اور مقررین کو خریدنے کے لئے مختص کئے اور یہ کام اس طریقے سے انجام دے رہے ہیں:

پہلے مرحلے میں ایسے افراد تلاش کرنا جو دنیا پرست با اثر اور شہرت طلب ہوں اور ایمانی لحاظ سے کمزور ہوں۔ ہم ان کے ذریعے سے عزاداری میں اثر و رسوخ پیدا کریں

1۔ ایسے مرثیہ خواں پیدا کریں جو شیعہ عقائد سے ناواقف ہوں اور ان کی سرپرستی کریں۔

2۔ ایسے افراد کو سامنے لائیں جو تالیف و تصنیف کے ذریعے شیعوں کے مراکز اور عقائد کو نشانہ بنائیں اور تشیع کی بنیادیں نابود کردیں۔ یہ اہل قلم اپنی بات کو شیعہ مراجع کا کلام ظاہر کرکے پیش کریں گے۔

3۔ عزاداری میں ایسی رسومات کا اضافہ کرنا یا انکی حفاظت کرنا جو شیعہ عقائدکے منافی ہوں۔ شیعہ مذہب میں عجیب و غریب رسومات کا اضافہ ہو تا کہ ظاہر ہوجائے کہ تشیع ایک جاہل اور وہم پرست مذہب ہے. یہ لوگ محرم میں عام انسانوں (دوسرے مذاہب والوں) کے لئے بہت ساری مشکلات کھڑی کردیتے ہیں ہمیں چاہئے کہ ان پروگراموں کی تشہیر

کے لئے بہت بڑی رقوم خرچ کریں اور مرثیہ خوانوں کو اچھی خاصی سرپرستی کریں اور یوں شیعہ جو منطقی قوت و طاقت کا مالک مذہب ہے، محض ایک بے ہنگم مذہب میں تبدیل ہوکر اندر سے کھوکھلا ہو جائے گا۔

4- عام لوگوں کے درمیان شیعوں کی نفرت اور خود شیعوں میں فرقہ بندی پھیلا دیں یہاں تک کہ بالآخر جہادیوں کے ہاتھوں انہیں نیست ونابود کردیا جائے۔

5۔ مرجعیت کے خلاف مواد اکٹھا کرکے دولت پرست اور غیر معروف مؤلفین کے سپرد کیا جائے گا اور اس کی نشر و اشاعت کے لئے اچھی خاصی رقوم خرچ کی جائیں گی۔ یہ مواد مرثیہ خواں اور جاہل ماتمی گروہوں کے ہاتھوں شیعہ عوام میں پھیلادیا جائے گا۔

آخری مرحلے میں شیعہ خود شیعوں کے خلاف آواز اٹھائیں اور تشیع کی مرکزیت ختم ہوکر رہ جائے گی اور باقی شیعہ منتشر ہوجائیں گے اور مرجعیت وولایت فقیہ جو آج تک ہماری حکومتوں کے سامنے تشیع کے دفاع کا ایک مستحکم قلعہ سمجھی جاتی تھی خود شیعوں کے ہاتھوں ہی تباہ ہو جائے گی۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی فرماتے ہیں کہ وہ تشیع جس کی تشہیراتی مہم کامرکز اور ٹھکانہ لندن ہے، ہم اسے قبول نہیں کرتے۔ یہ وہ تشیع نہیں ہے جس کی ترویج آئمہ علیہم السلام نے فرمائی اور جس کا حکم دیا۔ جس تشیع کی بنیاد ہے اختلاف ڈالنا اور دشمنان اسلام کی دراندازی کے لئے راستہ ہموار کرنا، وہ تشیع نہیں ہے۔ یہ سراسر انحراف ہے۔ تشیع حقیقی اور خالص اسلام کا مظہر و آئینہ ہے، قرآن کا آئینہ ہے۔ ہم اتحاد بین المسلمین کو تقویت پہنچانے والوں کے حامی ہیں، اتحاد کے خلاف کام کرنے والوں کے ہم مخالف ہیں۔ ہم تمام مظلومین کا دفاع کرتے ہیں۔

تشیع کا منہج قرآنی ہے، غالی و گمراہ لوگ جو تشیع کے نام سے معروف ہیں یہ جعفری تشیع نہیں جعلی تشیع کے پیروکار ہیں اور ان سے خدا اور رسول ﷺ و آئمہ اہل بیتؑ دنیا و آخرت میں بیزار ہیں۔

گمراہ و غالی گروہوں (جعلی شیعوں کی چند نمایاں علامات)[66]

66جعلی تشیع و جعفری تشیع، استادِ محترم سید جواد نقوی

۱۔ شرک نظری و عملی و عبادی

۲۔ غلو آئمہ ؑ کو صفات و ذات و اعمال میں الویت کا درجہ دینا

۳۔ اہل سنت کے مقدسات کی بے حرمتی و توہین

۴۔ قرآن کی مخالفت

۵۔ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مخالفت

۶۔ خلافِ عقل عقیدہ و رویہ و نظریہ و عمل

۷۔ فرقہ واریت کا فروغ

۸۔ ارکان دین نماز، روزہ، حج، زکوۃ، خمس، جہاد۔۔۔ کا انکار

۹۔ مسجد سے دور کرنا

۱۰۔ خود ساختہ بدعات کو عزادارئ سید الشہداؑ میں شامل کرنا

۱۱۔ ولایت فقیہ و مرجعیت کی مخالفت اور توہین

مومنین کرام! یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ نظام جاہلیت کے خلاف اور اسکے خاتمے کے لیے تحریک نبوی وجود میں آئی، رکن دین نظام ولایت کی جانب امت کو لوٹانے کے لیے تحریک فاطمی بپا ہوئی، یزیدیت کی نابودی اور یزیدیت پزیری کے خلاف تحریک حسینی و زینبی بپا ہوئی، جب مکتب قرآن و اہل بیتؑ کو مسخ کیا جا رہا ہو تو مکتبِ حقہ کی بقا کے لیے تحریکِ جعفری وجود میں آئی اور ان سب کا اکمال و اتمام غلبہِ دین و نظام الہی کے عالمی نفاذ کی تحریک مہدویت کے ذریعے ہو گا اور مومنین و مومنات، عزادارانِ مظلوم کربلاؑ ہم سب اس سلسلہِ مقدسہ کے وارث ہیں اور آج حقیقی تشیع کو پہچاننا اور غالیوں اور فتنہ بازوں کے حملوں کے مقابل مکتبِ قرآن و اہل بیتؑ کا دفاع کرنا ہم سب کا فریضہ ہے۔